بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ البقرہ ۲۵۸

ریاستہائے متحدہ امریکہ

جلد نمبر 2 نبوت 1401۔ صلح 1402 ہش — نومبر 2022۔ جنوری 2023 ء — ربیع الثانی۔ جمادی الآخر 1444 ہجری شمارہ نمبر 1

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۗ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۞ (سورۃ البقرہ: 266-268)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اُسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اس کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے دامن میں نہریں بہتی ہوں۔ اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں نیز اُس پر بڑھاپا آجائے جبکہ اس کے بچے ابھی کمزور (اور کم سِن) ہوں۔ تب اُس (باغ) کو ایک بگولہ آلے جس میں آگ (کی تپش) ہو پس وہ جل جائے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) نشان خوب کھولتا ہے تاکہ تم تفکّر کرو۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو کچھ تم کماتے ہو اس میں سے اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین میں سے نکالا ہے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو۔ اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے وقت اس میں سے ایسی ناپاک چیز کا قصد نہ کیا کرو کہ تم اُسے ہر گز قبول کرنے والے نہ ہو سوائے اس کے کہ تم (بکی کے خیال سے) اس سے صرفِ نظر کرو۔ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز (اور) بہت قابلِ تعریف ہے۔

☆

انفاق فی سبیل اللہ، جُود و سخا، صدقہ کی اہمیت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصبِحُ العِبادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

(بخاری کتاب الزکاۃ باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطی واتقیٰ وصدق۔۔۔1442، حدیقۃ الصالحین صفحہ 583، مرتبہ ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2019ء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن بھی ایسا نہیں کہ جس میں دو فرشتے جبکہ بندے صبح کو اٹھتے ہیں نازل نہ ہوتے ہوں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر اور دوسرا کہتا ہے: بخیل کا مال رائیگاں جائے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ۔

(بخاری کتاب الایمان باب ماجاء ان الاعمال بالنیۃ والحسبۃ۔۔۔56، حدیقۃ الصالحین صفحہ 583، مرتبہ ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2019ء)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جب کبھی بھی کوئی ایسا خرچ کرے گا کہ جس سے تو اللہ کی رضامندی چاہتا ہو گا تو ضرور ہے کہ اس کا بدلہ تجھے دیا جائے۔ یہاں تک کہ اس (لقمہ) پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔ ☆

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے

”تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو، پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقینا سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو الہام ہوا تھا کہ لا الہ الا انا فاتخذنی وکیلا۔ یعنے میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ مَیں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں۔ مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

جو شخص سچّے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالےٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دُور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دُور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لیے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ مَیں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497-498، ایڈیشن 1898ء تا 1908ء۔ اشتہار نمبر 253)

☆

مُناجات اور تبلیغِ حق

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

ہے سرِرہ پر مرے وہ خود کھڑا مولیٰ کریم
پس نہ بیٹھو میری رہ میں اے شریرانِ دیار

سنت اللہ ہے کہ وہ خود فرق کو دکھلائے ہے
تا عیاں ہو کون پاک اور کون ہے مُردار خوار

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اِک میرا مُعین
تیغ کو کھینچے ہوئے اُس پر جو کرتا ہے وہ وار

دشمنِ غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سِلاح
ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائے سب نقار

اس جہاں کا کیا کوئی داور نہیں اور داد گر
پھر شریرالنّفس ظالم کو کہاں جائے فرار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

اشاریہ خطباتِ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ۔ حضرت ابو بکرؓ لوگوں میں سب سے زیادہ اہل عرب کے حسب و نسب خاص طور پر قریش کی اچھائیوں اور برائیوں کو جاننے والے تھے اہل مکہ کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ بہترین لوگوں میں سے تھے اور کسی بھی مشکل میں وہ حضرت ابو بکرؓ سے مدد طلب کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے مجھے اتنی محبت ہے کہ اگر خدا کے سِوا کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا تو میں ابو بکرؓ کو بناتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایّام میں بالخصوص آپؐ کے ارشاد کے مطابق حضرت ابو بکرؓ کو نمازیں پڑھانے کی سعادت میسر آئی۔ // https://www.alfazl.com/2022/11/11/58327	11/نومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یو کے۔
آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ عالیہ کا ایمان افروز بیان۔ اے عائشہؓ! میں چاہتا تھا کہ ابو بکر کو اپنے بعد نامزد کر دوں مگر میں جانتا ہوں کہ اللہ اور مومن اس کے سوا اَور کسی پر راضی نہیں ہوں گے۔ حدیث میں صریح طور پر آتا ہے کہ صحابہؓ آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو وہ ابو بکر کا ہی مقام ہے۔ آپؓ کتابِ نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے اور آپؓ اربابِ فضیلت اور جوانمردوں کے امام تھے اور نبیوں کی سرشت رکھنے والے چیدہ لوگوں میں سے تھے۔ مکرم محمد داؤد ظفر صاحب مربی سلسلہ رقیم پریس یو کے کی نمازِ جنازہ حاضر نیز دو مرحومین محترمہ رقیہ شمیم بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم آف سپین اور محترمہ طاہرہ حنیف صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب، مرحومین کا ذکرِ خیر۔ /https://www.alfazlonline.org/12/12/2022/74497	18/نومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یو کے۔
لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال سے مجھ پر ابو بکر بن ابو قحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو (الحدیث)۔ دَورِ جاہلیت میں حضرت ابو بکرؓ کو قریش کے سرداروں اور ان کے اشراف و معزز لوگوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔ سردیوں میں کمبل خریدتے اور انہیں محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ حضرت ابو بکرؓ نے خلافت سے ذاتی فائدہ کوئی حاصل نہیں کیا بلکہ آپ خدمت خلق میں ہی بڑائی خیال کیا کرتے تھے۔ جنگِ اُحد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیلی تو سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ ہجوم کو چیرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔	25/نومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یو کے۔

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ عالیہ کا ایمان افروز بیان۔ https://www.alfazlonline.org/19/12/2022/74982/	
...’’اللہ اکبر! ان دونوں (ابو بکرؓ و عمرؓ) کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے۔ وہ دونوں ایسے (مبارک) مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے‘‘۔ ’’پہلے خلیفہ کی یاد مسلمانوں میں ہمیشہ ایک ایسے انسان کے طور پر جاگزیں رہی ہے جو کامل وفادار، لطف و کرم کا پیکر تھا اور کوئی سخت سے سخت طوفان بھی ان کی مستقل تحمل مزاجی کو ہلا نہ سکا‘‘ (جے جے سانڈرز)۔ ’’جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو ابو بکر آپؐ کے خلیفہ اور جانشین بنے اور پہاڑوں کو بھی ہلا دینے والے ایمان کے ساتھ انہوں نے بڑی سادگی اور سمجھداری سے تین یا چار ہزار عربوں پر مشتمل چھوٹی چھوٹی سی فوج کے ساتھ ساری دنیا کو اللہ کے تابع فرمان بنانے کا کام شروع کیا‘‘ (ایچ جی ویلز)۔ حضرت عمرؓ ہوں یا حضرت ابو بکرؓ یہ سب اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار اور کامل متبع اور عاشق تھے حضرت ابو بکرؓ بھی بادشاہ ہوئے لیکن ان میں عجز تھا، انکسار تھا آپؓ فرماتے تھے مجھے خدا تعالیٰ نے لوگوں کی خدمت کے لیے مقرر کیا ہے۔ اور خدمت کے لیے جتنی مہلت مجھے مل جائے اس کا احسان ہے۔ آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ عالیہ کا ایمان افروز بیان۔ https://www.alfazlonline.org/26/12/2022/75468/	2/ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔
’’آپؓ کتابِ نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھے‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)۔ ’’آپؓ کے اوصاف حمیدہ آفتاب کی طرح درخشندہ ہیں‘‘۔ ’’حضرتِ صدیقؓ کی ذاتِ گرامی رجاء و خوف، خشیت و شوق اور انس و محبت کی جامع تھی اور آپ کا جوہرِ فطرت صدق و صفا میں اتم و اکمل تھا اور حضرت کبریاء کی طرف بکمال منقطع تھا‘‘۔ ’’آپ کی روح کے جوہر میں صدق و صفا، ثابت قدمی اور تقویٰ شعاری داخل تھی۔ خواہ سارا جہاں مرتد ہو جائے آپ ان کی پرواہ نہ کرتے اور نہ پیچھے ہٹتے بلکہ ہر آن اپنا قدم آگے ہی بڑھاتے گئے‘‘۔ ’’نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ میں سے آپ کے سوا کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا تا کہ وہ آپ کے مقام اور عظمتِ شان کو ظاہر کرے‘‘۔ ’’آپؓ کی تمام خوشی اعلائے کلمۂ اسلام اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھی‘‘۔ ’’مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔‘‘ ’’آپ نے اسلام کو ایک ناتواں اور بیکس اور نحیف و نزار ماؤف شخص کی طرح پایا تو آپ ماہروں کی طرح اس کی رونق اور شادابی کو دوبارہ واپس لانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لٹے ہوئے شخص کی طرح اپنی گم شدہ چیز کی تلاش میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ اسلام اپنے متناسب قد، اپنے ملائم رخسار، اپنی شادابی جمال اور اپنے صاف پانی کی مٹھاس کی طرف لوٹ آیا اور یہ سب کچھ اس بندۂ امین کے اخلاص کی وجہ سے ہوا‘‘۔	9/ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔

”آپؓ کی فضیلت حکمِ سریح اور نصِ محکم سے ثابت ہے اور آپ کی بزرگی دلیل قطعی سے واضح ہے اور آپ کی صداقت روزِ روشن کی طرح درخشاں ہے۔ آپ نے آخرت کی نعمتوں کو پسند فرمایا اور دنیا کی ناز و نعمت کو ترک کر دیا۔ دوسروں میں سے کوئی بھی آپؓ کے ان فضائل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔“

”حضرت ابو بکرؓ اسلام کے آدمِ ثانی ہیں“۔

”آپ رضی اللہ عنہ معرفتِ تامہ رکھنے والے عارف باللہ، بڑے حلیم الطبع اور نہایت مہربان فطرت کے مالک تھے اور انکسار اور مسکینی کی وضع میں زندگی بسر کرتے تھے۔ بہت ہی عفو و درگزر کرنے والے اور مجسم شفقت و رحمت تھے“۔

”آپؓ نبی تو نہ تھے مگر آپؓ میں رسولوں کے قویٰ موجود تھے۔ آپؓ کے اس صدق کی وجہ سے ہی چمن اسلام اپنی پوری رعنائیوں کی طرف لوٹ آیا اور تیروں کے صدمات کے بعد بارونق اور شاداب ہو گیا اور اس کے قسما قسم کے خوشنما پھول کھلے اور اس کی شاخیں گرد و غبار سے صاف ہو گئیں“۔

بدری صحابہؓ کے ذکر میں یہ آخری ذکر تھا جو چل رہا تھا وہ اب ختم ہوا... اللہ تعالیٰ ہمیں ان صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر طرف ستاروں کی طرح یہ ہماری راہنمائی کرنے والے ہوں اور جو معیار انہوں نے قائم کیے ہم بھی ان معیاروں کو قائم کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ مبارکہ کی روشنی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقبِ عالیہ کا ایمان افروز بیان۔

کیا کوئی خدا تعالیٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے؟

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

ایمان کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے ایک دفعہ آپ گورداسپور میں تھے۔ مَیں وہاں تو تھا لیکن اس مجلس میں نہ تھا جس میں یہ واقعہ ہوا۔ مجھے ایک دوست نے جو اس مجلس میں تھے سنایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دوسرے احمدی بہت گھبرائے ہوئے آئے اور کہا کہ فلاں مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے لاہور گیا تھا۔ آریوں نے اس پر بہت زور دیا کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں ان کو ضرور سزا دے دو خواہ ایک ہی دن کی کیوں نہ ہو۔ یہ تمہاری قومی خدمت ہو گی اور وہ ان سے وعدہ کر کے آیا ہے کہ مَیں ضرور سزا دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو آپؑ لیٹے ہوئے تھے۔ یہ سن کر آپؑ کہنی کے بل ایک پہلو پر ہو گئے اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ کیا کوئی خدا تعالیٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مجسٹریٹ کو یہ سزا دی کہ پہلے تو اس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا۔ پھر اس کا تنزل ہو گیا۔ یعنی وہ ای اے سی سے منصف بنا دیا گیا اور فیصلہ دوسرے مجسٹریٹ نے آ کر کیا۔ تو ایمان کی طاقت بڑی زبردست ہوتی ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اس صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو۔ صرف تعداد میں اضافہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ اگر کسی کے گھر میں دس سیر دودھ ہو تو اس میں دس سیر پانی ملا کر وہ خوش نہیں ہو سکتا کہ اب اس کا دودھ بیس سیر ہو گیا۔ خوشی کی بات یہی ہے کہ دودھ ہی بڑھایا جائے اور دودھ بڑھانے میں ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ (بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16)

/https://www.alislam.org/urdu/khutba/2015-02-06

مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

ماخوذ از خطباتِ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس

ایسے بہت سارے واقعات ہیں جو بڑے جذباتی انداز میں احمدی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ ایسے چند واقعات اس وقت مَیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

بینن سے ہمارے مبلغ سلسلہ نے لکھا کہ کوتونو شہر سے ایک معمر احمدی سلمان صاحب ہیں۔ مالی لحاظ سے بہت کمزور۔ دسمبر میں جلسہ سالانہ بینن میں شرکت کے لئے ان کے پاس اتنی حیثیت بھی نہیں تھی کہ خود آنے جانے کا پندرہ سو سیفا کرایہ لگتا ہے وہ دے سکتے۔ جلسے میں شرکت کے لئے جب انہیں کہا گیا، زور دیا گیا تو بہرحال کوشش کر کے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے جلسہ گاہ تو پہنچ گئے مگر واپس جانے کا کرایہ نہیں تھا۔ پھر ان کا انتظام کرنا پڑا۔ جلسے کے بعد گھر پہنچے۔ چار پانچ دن کے بعد جو وقف جدید کے محصّلین ہیں وہ چندہ لینے ان کے گھر گئے تو بتایا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی ابھی رہتی ہے جو آپ نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ سلمان صاحب نے بڑی بشاشت سے ان کا گھر پر استقبال کیا اور وقف جدید کے چندہ کا سن کے گھر کے اندر گئے اور چھ ہزار فرانک سیفالا کے دے دیا۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں ان کی حیثیت کے مطابق یہ بہت بڑی رقم تھی۔ اس پر محصّل راجی شھود صاحب پہلے تو جذباتی ہو گئے۔ پھر انہوں نے ان کو کہا کہ آپ بیشک تھوڑی رقم دیں۔ اتنی بڑی رقم نہ دیں۔ بچوں کے لئے بھی رکھیں کیونکہ یہ آپ کی حیثیت سے زیادہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جب خدا نے مجھے یہ رقم دی ہے تو میں اس کی راہ میں کیوں نہ دوں۔ یہ میری رقم نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ میرے پاس تو جلسہ جانے کے لئے کوئی رقم نہیں تھی۔ بڑی مشکل سے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے گیا تھا۔ واپسی پر اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا ہے کہ میں یہ رقم خوشی سے اس کی راہ میں دینے کو تیار ہوں۔ اور نیز کہنے لگے کہ دو دن کے بعد دوبارہ آئیں۔ مَیں پھر رقم دوں گا اور دو دن کے بعد انہوں نے دو ہزار سیفا مزید ادائیگی کی۔

پھر تنزانیہ کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک ریجن کے احمد مُنْیُو پے صاحب نومبائع ہیں۔ دو سال پہلے احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بار بار اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ جو بھی ہم وقف جدید اور تحریک جدید میں دیتے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ زیادہ کر کے واپس کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے سے پہلے ہمیں پتا نہیں لگتا تھا کہ پیسہ کہاں جاتا تھا لیکن جب سے جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور چندہ دینا شروع کیا ہے تو ایک دلی تسکین ملتی ہے اور ہمارے معاشی حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ پھر برونڈی کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں وہاں ایک ابوبکر صاحب ہیں۔ بہت غریب نو احمدی ہیں۔ معمولی تنخواہ پر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ اپنے والدین کی بھی مدد کرتے ہیں تو کہتے ہیں جب مَیں ان کے پاس چندہ وقف جدید کے لئے گیا تو فوراً کچھ ادا کیا اور کہا کہ ان کے والد صاحب کے پاؤں میں زخم ہونے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ بیمار ہیں۔ تین ماہ سے ہسپتال میں بھی کافی علاج کروا چکے ہیں۔ دیسی علاج بھی کروا چکے ہیں۔ اب ڈاکٹر ان کا پاؤں کاٹنے کا سوچ رہے ہیں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ مبلغ لکھتے ہیں کہ دو ہفتے بعد ابوبکر صاحب جمعہ پر آئے اور سب سے پہلے تو اپنا بقایا چندہ وقف جدید ادا کیا اور بڑے درد بھرے الفاظ میں شکریہ ادا کرنا شروع کیا اور بتایا کہ جب چندہ وقف جدید کی معمولی رقم ادا کی تھی (کچھ رقم انہوں نے پہلے دے دی تھی) تو اس کا یہ فضل ہوا کہ جہاں مَیں کام کرتا تھا میرے مالک نے میری تنخواہ میں اضافہ کر دیا اور اس سے بڑھ کر یہ فضل ہوا کہ میرے والد صاحب بھی ٹھیک ہونا شروع ہو گئے۔ پہلے وہ سوٹی کے سہارے، چھڑی کے سہارے چلتے تھے، اب بغیر سہارے کے چلنا شروع ہو گئے ہیں اور یہ سب چندہ دینے کی برکت ہے۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ مجھے آمد کے مطابق چندہ عام کا حساب بھی بتائیں تا کہ مَیں باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کروں۔ پھر تنزانیہ کے ایک لِنڈی ریجن کے سلیمانی صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں دکاندار ہوں۔ پچھلے سال میرے کاروبار میں خسارہ ہوا لیکن میں نے تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدہ جات میں کمی نہیں ہونے دی اور رمضان المبارک میں ہی اپنے وعدے سے

بہت زیادہ ادائیگی کی تا کہ خلیفۃ المسیح کی دعا کا حصہ بن سکوں اور اس خسارے سے نکلوں۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اس وقت میری ایک دکان تھی وہ بھی خسارے میں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے چندے میں اتنی برکت ڈالی کہ اب میری دو دکانیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رکھتا نہیں ہے۔ کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔

پھر تنزانیہ سے ہی بٹوارا ریجن کے ایک نو مبائع شَانگُوِے زبیری صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت میں شامل ہوا تھا پھر میں نے جماعت چھوڑ دی۔ پھر میں مقامی معلم کی کوششوں سے واپس دوبارہ جماعت میں آیا۔ جب میں جماعت کے نظام سے باہر تھا تب میرا گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ چھوٹا سا کاروبار تھا۔ ہر روز خسارے میں رہتا تھا۔ میرے پاس ایک سائیکل تھی جس پر برتن رکھ کر بیچنے جاتا تھا اور کبھی پورے دن میں کچھ بھی نہیں بِکتا تھا لیکن جب سے جماعت کے نظام میں شامل ہوا ہوں۔ تحریکات میں چندہ دینا شروع کر دیا ہے، تھوڑے ہی عرصے بعد میری معاشی حالت تبدیل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے چندہ دینے سے اتنی برکت ڈالی ہے کہ اب سائیکل کے بجائے مَیں نے موٹر سائیکل لے لی ہے اور اپنے سابقہ حال سے کئی گنا بہتر حال میں ہوں۔ پھر کانگو برازاویل سے مبلغ لکھتے ہیں ایک غریب احمدی دوست آلپیا صاحب مزدوری کرتے ہیں۔ ہر ماہ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ جب ہم نے وقف جدید کے چندے کا اعلان کیا تو یہ جو غریب احمدی ہیں کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف دو ہزار فرانک سیفا تھا اور کہیں کام بھی نہیں مل رہا تھا۔ میں نے مسجد میں جا کر دو نوافل ادا کئے اور صدر صاحب کو جا کر جو دو ہزار فرانک موجود تھے وہ چندہ دے دیا۔ شام کو کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بیس ہزار فرانک سیفا بھجوا دیا۔ وہ رقم وہ تھی جو ایک عرصہ پہلے میں نے مزدوری کی تھی لیکن اس نے مجھے ادائیگی نہیں کی تھی۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ چندے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اسے مجبور کیا کہ وہ مجھے میری رقم ادا کر دے اور اس طرح دس گنا بڑھا کے اللہ تعالیٰ نے رقم ادا کروا دی۔

پھر بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک وہاں کے احمدی کائینڈے (Kainjnide) صاحب ہیں۔ ان کا تعلق گوگورو (Gogoro) جماعت سے ہے۔ انہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے اور ساتھ ہی چندہ جات کی ادائیگی بھی شروع کر دی۔ یہ اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ جب ان سے اس بار وقف جدید کا چندہ لیا گیا تو بڑے شوق سے دیتے ہوئے کہنے لگے کہ جب سے مَیں نے چندہ دینا شروع کیا ہے میرا کاروبار بفضلہ تعالیٰ بڑھتا جا رہا ہے اور میرے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ احمدیت میں داخل ہونے اور چندہ دینے کی برکت سے ہے۔

پھر سیر الیون کینیما ریجن کے مبلغ ہیں وہ حاجی شیخو صاحب کے بارے میں کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے میں اپنے بچوں کی طرف سے چندہ وقف جدید خود دیا کرتا تھا مگر اس دفعہ مَیں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ وہ اپنا وعدہ خود لکھوائے اور اس کی ادائیگی بھی خود اپنی جیب سے کرے۔ جب سیکرٹری صاحب وقف جدید، وقف جدید کا وعدہ لینے کی غرض سے گئے تو ڈاکٹر حاجی شیخو صاحب نے بیٹی سے کہا کہ وعدہ لکھواؤ تو بیٹی نے کہا کہ وہ دس ہزار لیون دے گی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ شاید تین چار ہزار لکھوائے گی۔ جب بیٹی نے دس ہزار کہا تو اس کی والدہ نے کہا کہ اتنے پیسے کہاں سے ادا کرو گی۔ ڈاکٹر صاحب نے اہلیہ کو منع کیا کہ چُپ رہو اپنی مرضی سے لکھوایا ہے لکھنے دو۔ چند دن گزرے تھے کہ ڈاکٹر صاحب کے کچھ عزیز ان سے ملنے آئے اور جاتے وقت انہوں نے بیٹی کو پندرہ ہزار لیون دیے۔ بیٹی نے اسی وقت ڈاکٹر صاحب کو دس ہزار لیون دیے اور کہا کہ یہ میرا چندہ ہے جو میں نے وعدہ کیا تھا۔

تو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی اور احمدیوں کے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے انتہا اخلاص دیا ہوا ہے اور وہ چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ کون ہے جو ان کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے؟ یقیناً خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی دنیا کے اندھوں کو نظر نہیں آتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی جو روح ہے اس طرف پرانے احمدیوں کو، پرانے خاندانوں کو بھی توجہ دینی چاہئے اور بڑی فکر سے توجہ دینی چاہئے۔

کنشاسا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں کے احمدی ابراہیم صاحب ہیں۔ بھیڑ بکریوں کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ان کے کاروبار کی حالت کافی خراب تھی اور کوئی منافع نہیں ہوتا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کیا۔ چندے کی برکت سے ان کے کاروبار کی حالت بہتر ہو گئی۔ موصوف اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب اس مالی قربانی کا نتیجہ ہے جو انہوں نے جماعت میں داخل ہونے کے بعد کی ہے۔

کانگو کنشاسا کے ہی مبلغ لکھتے ہیں کہ صوبہ باکونگو سے مبانزا اُنگُنگو (Mbanza Ngungu) جماعت کے رہائشی مصطفیٰ صاحب ہیں۔ اس سال رمضان میں انہوں نے بیعت کی۔ اس دوران ان کی بہن جو کہ عیسائی تھی بہت بیمار رہنے لگی اور ایک بڑی رقم ان کے علاج کے لئے صَرف ہونے لگی۔ چنانچہ اسی ماہ جب انہوں نے مسجد میں مالی قربانی کی

تحریک سنی تو چندہ ادا کیا اور اپنی بہن کی طرف سے بھی صحت کی دعا کرتے ہوئے چندہ ادا کر دیا۔ چنانچہ اس کے بعد ان کی بہن صحت یاب ہو گئیں۔ خود کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ مالی قربانی کی برکت ہے جو خدا کی راہ میں کی۔

پھر مالی کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہاں کے ایک احمدی محمد جارا صاحب جماعتی چندہ دینے سے پہلے بہت غریب تھے مگر جب سے انہوں نے جماعتی چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے ان کی غربت دُور ہونا شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی میں اب بعض احباب بہت نمایاں مالی قربانی کرنے لگے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ایک نوجوان داؤ سالف (Dao Salif) صاحب جو غریب مستری ہیں انہوں نے شروع میں ایک ہزار فرانک سیفا ہفتہ وار چندہ دینا شروع کیا اور ان کے کام میں اور اخلاص میں اتنی برکت ہوئی کہ کچھ دن پہلے انہوں نے ایک لاکھ ترپّن ہزار فرانک چندہ دیا جو کہ دو سو دو پاؤنڈ کے برابر بنتا ہے۔ نومبائعین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندے کا رجحان اب ترقی کر رہا ہے اور بڑے اخلاص سے وہ چندہ دیتے ہیں۔ اسی طرح جماعت کے ایک اور مخلص فوفانہ صاحب ہیں۔ ہر ماہ ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک، تقریباً دو سو پاؤنڈ ادا کرتے ہیں۔ یہ ان غریب ممالک میں بڑی بڑی رقمیں ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دو لاکھ پچاس ہزار فرانک تقریباً تین سو تیس پاؤنڈز کوۃ کی بھی ادائیگی کی۔ اور اللہ کے فضل سے ایمان اور ایقان میں ترقی کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے کشمیر کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں صوبہ کشمیر میں جو سیلاب آیا تھا اس سے شہر سرینگر کے تقریباً تمام احمدی گھر متاثر ہوئے تھے۔ ستمبر میں سیلاب آیا۔ پانی اس قدر تھا کہ دو منزلہ مکان تک پانی میں ڈوب گئے تھے۔ کہتے ہیں جب میں دورے پر جماعت سرینگر پہنچا تو پریشان تھا کہ اب سرینگر جماعت کے چندوں کی سو فیصد وصولی نہیں ہو سکے گی کیونکہ لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کے پورے گھروں میں کیچڑ وغیرہ بھر گیا تھا۔ اور سارے مکان بُری حالت میں تھے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں جب کسی بھی گھر جاتا تو یہ کہنے کی ہمت نہیں پاتا تھا کہ چندوں کی وصولی کے لئے آیا ہوں۔ لیکن کہتے ہیں لوگ خود ہی مجھے دیکھ کر چندے کے بارے میں پوچھتے اور مَیں حیران رہ گیا کہ لوگ بڑی خوشی سے اپنے بقایا چندے ادا کر رہے ہیں اور ان کے چہروں پر اتنی تکلیف کے باوجود کوئی شکن تک نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینگر کا بجٹ مکمل ہو گیا۔ یہ نظارہ دیکھ کر آنکھیں بھر آتی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی یاد آتی تھی جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا مگر قربانیوں میں سبقت لے جایا کرتے تھے۔ حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کو دیکھ کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

بینن سے ہمارے معلم لکھتے ہیں۔ ایک نومبائع باقاعدگی سے اس نیت کے ساتھ چندہ ادا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی فیملی کو احمدی بنا دے۔ وہ احمدی ہو گئے۔ فیملی احمدی نہیں تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چندے دینے کی برکت سے میری ساری فیملی احمدی ہو گئی ہے۔ اس خواب سے مجھے انہیں تبلیغ کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ پہلے تبلیغ نہیں کرتے تھے۔ لیکن خواب کی وجہ سے پھر انہیں تبلیغ بھی کرنی شروع کر دی۔ کہتے ہیں چنانچہ مَیں نے انہیں تبلیغ کی اور اس مقصد کے لئے بھی خاص طور پر چندہ دینا شروع کر دیا اور آج میں یہ بتانے میں فخر محسوس کر رہا ہوں کہ میری ساری فیملی احمدی ہو چکی ہے۔ یہ محض دین کی راہ میں مالی قربانی کی برکت سے ہوا۔

بینن سے گُوگورُو (Gogoro) گاؤں کی ایک خاتون شابی لیماتا (Chabi Limita) صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ گزشتہ سال میری یہ حالت تھی کہ میں جو کام یا کاروبار شروع کرتی، خسارہ اٹھاتی اور کوئی بھی کام سرے نہ چڑھتا۔ ایک دن معلم صاحب نے مجھے دیانتداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور باقاعدگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی تو میں نے سوچا کہ چلو یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں کہ صحیح طرح ایمانداری سے جو آمد ہے اس پہ چندہ دوں تو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ کہتی ہیں جب سے میں نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کیا ہے میرا کاروبار چلنے لگا ہے۔ گھر میں مالی فراخی ہے۔ میرے سارے کام درست ہونے لگے ہیں۔ خدا کا وعدہ سچا ہے کہ وہ خرچ کرنے والوں کو بہت دیتا ہے۔

پھر انڈیا سے ہی قمر الدین صاحب انسپکٹر کہتے ہیں کیرالہ کے صوبہ میں مالی سال کے شروع میں وقف جدید کا بجٹ بنانے کے سلسلے میں ایک جماعت میں پہنچا جہاں ایک چھبیس سالہ نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے کہا کہ میں نے انٹیریئر (interior) ڈیزائننگ میں پڑھائی مکمل کی ہے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کرنے لگا ہوں۔ چندہ وقف جدید کی اہمیت کے بارے میں ان کو بتایا تو اسی وقت موصوف نوجوان نے دو لاکھ روپیہ اپنا بجٹ لکھوایا اور کہا کہ اب کام شروع کیا ہے۔ خدا جانے وعدہ کہاں سے پورا ہو گا۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بھی خط لکھا۔ انسپکٹر صاحب نے ان کو تحریک کی کہ دعا کے لئے مجھے لکھیں اور وہ خود بھی لکھیں گے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں چنانچہ جب دوبارہ وصولی کے سلسلے میں وہاں گیا تو انہوں نے خوشی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً کئی بنکوں سے مجھے انٹیریئر (interior) ڈیزائننگ کا کام ملا اور جس سے آمدنی میں بہت برکت ملی ہے اور اسی وقت انہوں نے اپنا وعدہ جو دو لاکھ روپیہ تھا مکمل طور پر ادا کر دیا۔

پھر انڈیا سے ہی نائب ناظم مال وقف جدید لکھتے ہیں کہ صوبہ اترپردیش کے مالی دورے کے دوران محمد فرید انور صاحب سیکرٹری مال کانپور سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنا وعدہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی شام اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ شام کو گھر پہنچا تو موصوف نے بتایا کہ ان کی آٹھ سالہ بیٹی دو دن سے خاکسار کا انتظار کر

رہی تھی۔ بچی کا نام سحیلہ ہے۔ چنانچہ سحیلہ خاموشی سے اندر کمرے میں گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد جب باہر آئی تو ہاتھ میں اس کے غلّہ تھا اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے پورے سال میں اس میں چندے دینے کے لئے رقم جمع کی ہے۔ آپ اس سے ساری رقم نکال لیں اور رسید دے دیں۔ اس میں سات سو پینتیس (735) روپے تھے۔ کہتے ہیں مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ ایک آٹھ سال کی بچی ہے اور اللہ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں بھی شامل ہے۔ اپنا وعدہ وقف جدید خود لکھوا کر اس کی ادائیگی اپنے وعدے سے زیادہ کرتی ہے۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ روح جو بچوں میں پیدا ہو رہی ہے یہ کون کر سکتا ہے؟ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہے جو بچوں کے دل میں ڈالتا ہے۔ لیکن والدین کا بھی کام ہے کہ گھر کے ماحول کو دینی رکھیں اور باقی نیکیوں کے ساتھ، عبادتوں کے ساتھ چندوں کی اہمیت کے بارے میں بھی وقتاً فوقتاً بچوں کے دلوں میں ڈالتے رہیں۔ ایسے بھی واقعات ہیں کہ بچے جب چندہ لے کر آئے اور انہیں کہا گیا کہ آپ کے والد نے آپ کی طرف سے چندہ دے دیا ہے تو کہنے لگے کہ جو والد صاحب نے دیا ہے اس کا ثواب تو والد صاحب کو ہو گا ہم تو اپنے جیب خرچ میں سے خود ادا کریں گے۔

فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ ایک دوست کو جب چندہ وقف جدید کے بارے میں بتایا گیا تو کہتے ہیں کہ میرے پاس اس وقت جو بھی رقم تھی وہ ساری چندے میں دے دی۔ گھر والوں نے کہا کچھ تو رکھ لو۔ گھر کا خرچ کیسے چلے گا؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وقف جدید کے چندہ کا میں نے وعدہ کیا ہوا ہے یہ تو میں نے دینا ہی دینا ہے۔ گھر کا اللہ تعالیٰ خود انتظام کرے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے ماہ حکومت کے صحت کے ادارے کی طرف سے انہیں خط موصول ہوا کہ آپ کی میڈیکل کی رپورٹ دیکھتے ہوئے ہم نے آپ کو دو سال کا خرچ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلے میں تین ماہ کی ادائیگی بھی ساتھ ہی ارسال کر دی۔ جب اس رقم کو دیکھا تو یہ اس رقم سے سو گنا زیادہ تھی جو انہوں نے وقف جدید میں دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مالی قربانی کا پھل ایک ماہ کے اندر عطا کر دیا۔

لجنہ یوکے (UK) کی جو سیکرٹری تحریک جدید ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ یہاں کی ایک حلقے کی سیکرٹری وقف جدید نے انہیں کہا کہ ایک خاتون مالی لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ چندہ نہیں ادا کر سکتی تھیں تاہم پھر بھی جتنا کم از کم ممکن ہو سکتا تھا انہوں نے وعدہ لکھوا دیا۔ تو وہ خاتون کہتی ہیں کہ وعدہ لکھوانے کے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس وعدے کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ یہ خاتون سلائی کرنا جانتی تھیں۔ چنانچہ چند ہی دنوں بعد انہیں سلائی کے آرڈر ملنے شروع ہوئے اور اس کے بعد نہ صرف وہ اپنا وعدہ ادا کرنے کے قابل ہو گئیں بلکہ اس سے کافی زیادہ آمد ہو گئی۔ لہٰذا انہوں نے اپنا وعدہ بھی بڑھا دیا۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ تحریک جدید میں بھی اور وقف جدید میں بھی یو۔کے کی لجنہ نے ماشاء اللہ بہت محنت اور ہمت سے صرف ٹارگٹ نہیں پورے کئے بلکہ ٹارگٹ سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقم ادا کی ہے۔

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ بینن کے نارتھ اور سینٹر میں بڑی تعداد میں فولانی قبیلہ آباد ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس قبیلے میں بھی بیعتیں ہوئیں تھیں۔ اس قبیلے کے تین گاؤں اس علاقے کے مولویوں کی مخالفت اور شدید دباؤ کی وجہ سے بیعت کے کچھ عرصے بعد پیچھے ہٹ گئے تھے۔ بورکینا فاسو سے فولانی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک معلم کو بینن بھجوایا گیا تاکہ وہ اس علاقے میں رابطہ کر کے ان لوگوں کی غلط فہمیاں دور کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک ماہ اس علاقے میں کام کیا اور یہ تینوں گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ جماعت میں داخل ہوئے اور ان کے ایمان میں بڑی ترقی ہوئی۔ یہ تینوں گاؤں ٹرانسپورٹ کے لئے بسوں پہ ایک بڑی رقم خرچ کر کے خود بینن کے جلسے میں شامل ہوئے اور جلسہ کے بعد واپس اپنے گاؤں پہنچے تو کچھ ہی دنوں بعد جماعت کے معلّم ان کے گاؤں گئے اور میری طرف سے ان کو یہ بتایا کہ میں نے کہا ہے کہ نومبائعین کو مالی قربانی میں شامل کریں، چاہے تھوڑا ہی دیں۔ اب یہ دسمبر کا مہینہ ہے اور چندہ وقف جدید کی ادائیگی کا آخری مہینہ ہے تو کہتے ہیں کہ اس کے باوجود کہ انہوں نے جلسے کے لئے ٹرانسپورٹ کی بڑی رقم خرچ کی تھی اور مالی تنگی بھی تھی لیکن ایمان میں اس قدر جوش تھا کہ یہ بات سن کر فوراً انہوں نے، تینوں گاؤں کے تمام افراد نے وقف جدید کے چندے میں بھی شمولیت اختیار کی۔ اس طرح اس قبیلے میں اس دوران کم و بیش ایک ہزار نئی بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ تو یہ مالی قربانیوں کے چند واقعات ہیں کہ کس طرح تڑپ سے یہ لوگ چندوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ بہت سے واقعات میں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ بڑھا کر لوٹاتا بھی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ ان واقعات کو دیکھ کر جہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی ظاہر ہوتی ہے اور خود ہمیں بھی تجربہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہو اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ مَیں پہلے بھی گزشتہ سالوں میں بتا چکا ہوں کہ وقف جدید کی تحریک بیرون از پاکستان ممالک میں خاص طور پر افریقہ و بھارت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی۔ پہلے پاکستان سے باہر خاص طور پر یورپ کے ممالک میں یا امیر ممالک جو ہیں ان میں اتنا زور نہیں دیا جاتا تھا تو ان ملکوں کی یہ رقم اب افریقہ میں خرچ ہوتی ہے۔

اس وقت تھوڑا سا آپ کو جائزہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 95 مساجد زیر تعمیر ہیں اور بعض بڑی بڑی مساجد بھی بن رہی ہیں کیونکہ وہاں تعداد بھی بڑھ رہی ہے اور تبلیغ کے نئے میدان بھی کھل رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو، تبلیغ کرنی ہو تو مسجد بنا دو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

افریقہ کے علاوہ بھی دنیا میں یہ کام ہو رہے ہیں۔ اس وقت افریقہ سمیت قریباً پچیس ممالک ہیں، سات ممالک دوسرے بھی ہیں، جہاں اس سال میں 204 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اسی طرح 184 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں۔ یورپ اور مغربی ممالک کے چندہ وقف جدید کا تقریباً اسّی فیصد افریقن ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ افریقن احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مالی قربانی دیتے ہیں لیکن ان کی ضروریات اور وہاں بیعتوں کی تعداد بڑھنے کے باوجود نومبائعین چونکہ غریب ہیں اس لئے پوری طرح اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتے۔ ان کو بہر حال مدد کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ واقعات میں بھی بیان ہوا ہے کہ کس طرح وہ قربانیاں کر رہے ہیں لیکن یہاں ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں کہ مخالفین نئے بیعت کرنے والوں کو مختلف دباؤ ڈال کر دُور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں جو پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ مَیں نے دو واقعات ایسے بھی بتائے ہیں لیکن بہت سے ایمان میں مضبوطی والے ایسے بھی ہیں جو کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔

بہر حال ان کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جماعتوں کو میں نے یہی کہا تھا کہ بیعتیں کروانے کے بعد مسلسل رابطے رکھیں اور ہمیشہ رابطوں کو مضبوط کرتے چلے جائیں۔ وہاں بار بار جائیں تاکہ تربیتی پہلو بھی سامنے آتے رہیں اور تربیت ہوتی رہے۔ اب افریقن ممالک میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں جو بہت دُور دراز علاقے ہیں جہاں جنگلوں میں سے گزر کے جانا پڑتا ہے، وہاں رابطے بھی مضبوط نہیں رہتے یا بڑی دقّت کے ساتھ وہاں رابطے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے بڑا لمبا عرصہ ان جماعتوں سے یا نئے احمدیوں سے تعلق نہیں رہتا۔ پھر مبلغین اور معلمین کی بھی کمی ہے کہ وہ بھی بار بار جائیں تو رابطے ہو سکیں۔ تکلیف اٹھا کے ہی چلے جائیں لیکن اس کمی کی وجہ سے وہاں جا بھی نہیں سکتے۔ اس لئے بہت سی بیعتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا ضائع بھی ہو جاتی ہیں۔ تو جماعتوں کو، خاص طور پر ان ملکوں کی جماعتوں کو اس بات کا انتظام کرنا چاہئے کہ کم از کم شروع میں ایک سال خاص طور پر بہت توجہ دیں۔ اس لئے میں نے خلافت کے پہلے سال میں ہی جماعتوں کو کہا تھا کہ بے شمار بیعتیں ضائع ہو رہی ہیں۔ جو پرانی ہوئی ہوئی بیعتیں ہیں ان کا کم از کم ستّر فیصد رابطے کر کے واپس لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجے میں جماعتوں نے خاص طور پر افریقہ میں کوششیں بھی کیں اور پھر جب رابطے ہوئے تو ان لوگوں نے شکوے کئے کہ تم بیعت کروا کر ہمیں چھوڑ کے چلے گئے تھے۔ دل سے احمدی ہیں۔ بہت سارے ایسے تھے جو دل سے احمدی تھے لیکن آگے احمدیت کی تعلیم کا نہیں پتا تھا۔ تربیت کی کمی تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں نئے رابطے ہوئے اور وہ لوگ واپس آئے اور اب تربیت کے لئے فعّال نظام شروع ہے۔ اس میں مزید مضبوطی کی ضرورت ہے۔ رابطوں کی بحالی میں سب سے زیادہ کوشش گھانا نے کی ہے۔ پھر نائیجیریا کا دوسرا نمبر آتا ہے۔ اور اس طرح باقی افریقن ممالک ہیں۔ تنزانیہ میں بہت زیادہ کمی ہے ان کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے رابطے زیادہ فعّال کریں کیونکہ وہاں بھی کہا جاتا ہے کہ ایک زمانے میں بڑی بیعتیں ہوئی تھیں۔ ان ساروں کو تلاش کریں۔ یورپ میں بیس سال پہلے یا اس سے زیادہ عرصہ پہلے جب بوسنیا کے حالات خراب ہوئے ہیں تو جرمنی میں بہت بوسنین لوگ آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ تقریباً ایک لاکھ کی تعداد میں بوسنین تھے جنہوں نے بیعت کی تھی۔ لیکن جب وہ اپنے ملکوں میں واپس گئے۔ رابطے ختم ہوئے تو ان کا پتا نہیں لگا کہ وہ کہاں ہیں۔ اس لحاظ سے تو ان ملکوں میں بھی رابطوں کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں رابطے ہیں۔ مغربی بنگال میں کہتے ہیں بیعتیں ہوئی تھیں تو وہاں احمدی تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر نومبائعین کو چندوں کے نظام میں لایا جائے تو پھر ہی مضبوط رابطہ بھی رہتا ہے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ نظام جماعت سے بھی تعلق قائم ہوتا ہے۔ اسی لئے مَیں نے یہ کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نئے آنے والوں کو بھی شامل کریں۔ پرانوں کو بھی ان کا احساس دلائیں۔ بعض جماعتیں تو اس سلسلے میں بہت فعّال ہیں اور کام کر رہی ہیں لیکن بہت جگہ سُستی بھی ہے۔ مَیں نے تو یہ کہا تھا کہ چاہے کوئی سال میں قربانی کا دس پینس (pence) دیتا ہے تو وہ بھی اس سے لے لیں۔ کم از کم اس کا ایک تعلق تو قائم ہو گا۔ ہر ایک کو پتا ہونا چاہئے کہ ہم نے مالی قربانی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کرنے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ تو ہوتا ہے لیکن جتنا ہونا چاہئے اتنا نہیں ہے۔ مثلاً اس سال وقف جدید میں پچاسی ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور الحمد للہ یہ جماعت کی ترقی کا معیار ہے کہ مالی قربانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے لیکن اگر کوشش کرتے اور اس سال کے بیعت کرنے والوں میں سے بیس فیصد بڑوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرتے تو بیعتوں کے لحاظ سے ہی ایک لاکھ دس ہزار سے اوپر اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ پس ترقی بیشک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے لیکن اس میں مزید گنجائش ہے۔ آئندہ سال نئے سرے سے جماعتوں کو افراد کو شامل کرنے کا ٹارگٹ وکالت مال کے ذریعہ سے ملے گا اس طرف بھرپور توجہ دیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخراجات کی فکر نہیں کہ وہ کس طرح پورے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ انشاء اللہ پورے کرے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ ہمیں اپنے اندر

قربانیوں کی روح پیدا کرنے والے زیادہ سے زیادہ چاہئیں اور اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے عہدیداران دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور دوسرے عام احمدی بھی رابطوں کی مہم جاری رکھیں۔ جو نیک فطرت ہیں اور جن کو خدا تعالیٰ بچانا چاہتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ واپس آئیں گے اور کمزور اگر دُور ہٹ گئے ہیں تو ہمیں ان سے ہمدردی ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کو حاصل کر کے پھر گنوا بیٹھے لیکن اپنی تعداد کی کمی کی ہمیں کوئی فکر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تعداد سے زیادہ اخلاص ووفا اور ایمان میں بڑھے ہوئے مخلصین کے بارے میں زور دیا کہ وہ جماعت میں پیدا ہونے چاہئیں۔ پس نومبائعین اور پرانے احمدیوں کے بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں جو مالی قربانیوں میں اضافے کے معیار بڑھنے کی وجہ سے ان کے اخلاص کا پتا دیتے ہیں۔ اس سے ان کے اخلاص کے معیاروں کا پتا لگتا ہے۔ لیکن جماعتی نظام کو بھی ضائع ہونے والوں کا پتا لگانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ ہندوستان میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بنگال کے علاقے میں بیعتیں ہوئی تھیں۔ جائزہ لینے کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں تاکہ رابطوں کے ٹوٹنے یا پیچھے ہٹنے والوں کی وجوہات کا پتا چلے اور آئندہ کے لئے ان کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر تبلیغ اور تربیت کی جامع منصوبہ بندی ہو۔ اسی طرح باقی دنیا میں بھی اس نہج پر کام کرنا چاہئے کہ جو جماعت میں شامل ہوتا ہے اس سے ہم کس طرح مسلسل رابطہ رکھیں چاہے وہ کتنا ہی دور دراز علاقے میں رہتا ہو۔ رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو کرنے کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔

اب مَیں جیسا کہ طریق ہے جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے، اس کا اعلان کرتا ہوں اور گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی سامنے رکھتا ہوں۔ وقف جدید کا ستاونواں (57) سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے 31/ دسمبر کو ختم ہوا اور اٹھاونواں (58) سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں باسٹھ لاکھ نو ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے سات لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔

پاکستان سرفہرست ہی ہے۔ گزشتہ سال برطانیہ اوپر آیا تھا۔ اس کے بعد برطانیہ۔ پھر امریکہ۔ پھر جرمنی۔ پھر کینیڈا۔ پھر ہندوستان۔ پھر آسٹریلیا۔ آسٹریلیا میں بھی ماشاء اللہ تعداد بڑھانے کے لحاظ سے بھی اور وصولی کے لحاظ سے بھی بہت کام ہوا ہے۔ آسٹریلیا کے بعد انڈونیشیا ہے۔ پھر دبئی، بیلجیئم اور پھر ایک عرب ملک ہے۔

کرنسی کے حساب سے جو اضافہ کیا ہے، وہ جیسا کہ مَیں نے کہا آسٹریلیا نے نمایاں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک سو تیئس فیصد اضافہ کیا ہے۔ کینیڈا نے اکیس فیصد۔ اس کے بعد انڈیا کا سولہ فیصد یا تقریباً سترہ فیصد۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک پر ہے۔ ستّر پاؤنڈ فی کس انہوں نے ادائیگی کی ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی انسٹھ پاؤنڈ ہے۔ آسٹریلیا چھپن۔ یوکے (UK) کی اکاون پاؤنڈ۔ پھر بیلجیئم۔ پھر فرانس۔ پھر کینیڈا۔ پھر جرمنی۔ ان بڑی جماعتوں میں سے جرمنی کی سب سے آخر میں ہے۔

شاملین کی تعداد: وقف جدید کے شاملین کی تعداد گیارہ لاکھ انتیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے اور تعداد میں اضافے کے اعتبار سے مالی، بینن، نائیجر، بورکینا فاسو، گیمبیا اور کیمرون کی جماعتیں قابل ذکر ہیں۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے افریقہ میں غانا سب سے اوّل ہے۔ پھر نائیجیریا۔ پھر ماریشس ہے۔

بالغان میں پاکستان کی پہلی تین جماعتوں میں اوّل لاہور ہے۔ دوم ربوہ۔ سوم کراچی۔ وہاں بالغان اور اطفال کا علیحدہ علیحدہ (دفتر) ہوتا ہے۔ اور اضلاع کی پوزیشن اس طرح ہے۔ راولپنڈی نمبر ایک پر۔ پھر فیصل آباد۔ سرگودھا، گوجرانوالہ، گجرات، عمرکوٹ، ملتان، حیدرآباد، بہاولپور، پشاور ہیں۔ اطفال کی تین بڑی جماعتیں جو ہیں وہ (اوّل) لاہور، دوم کراچی اور سوم ربوہ۔ اور اطفال کے لحاظ سے اضلاع کی پوزیشن ہے سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، گجرات، عمرکوٹ، حیدرآباد، ڈیرہ غازی خان۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں برمنگھم ویسٹ، رینز پارک، مسجد فضل، جلنگھم، ووسٹر پارک، برمنگھم سینٹرل، ومبلڈن پارک، نیو مولڈن، ہونسلو نارتھ اور چیم ہیں۔ ریجن جو ہیں ان کی پوزیشن یہ ہے۔ لندن ریجن نمبر ایک ہے۔ پھر مڈلینڈز۔ پھر مڈل سیکس۔ اسلام آباد۔ نارتھ ایسٹ اور ساؤتھ ریجن۔

چھوٹی جماعتیں پانچ یہ ہیں۔ سپن ویلی، لیمنگٹن سپا، براملے اینڈ لیوشم، سکنتھورپ اور ولور ہیمپٹن۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں ہیں۔ سلیکون ویلی نمبر ایک۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر سیاٹل۔ پھر یارک ہیرس برگ۔ پھر لاس اینجلس ایسٹ۔ پھر بوسٹن۔ پھر سنٹرل ورجینیا۔ پھر ڈیلس۔ پھر ہیوسٹن اور فلاڈلفیا۔ جرمنی کی پانچ لوکل امارات یہ ہیں۔ نمبر ایک پر ہیمبرگ۔ پھر فرینکفرٹ۔ پھر گروس گراؤ۔ پھر ڈامسٹڈ۔ پھر ویزبادن۔

اور وصولی کے لحاظ سے جو دس جماعتیں ہیں وہ روڈرمارک، نوئس، نِڈا، فلورزہائم، کولون، فریڈبرگ، کوبلنز، مہدی آباد، فلڈا، ہنوور ہیں۔ وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی بڑی جماعتیں یہ ہیں۔ ایڈمنٹن، ڈرھم، ملٹن جارج ٹاؤن، سسکاٹون ساؤتھ، سسکاٹون نارتھ۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کے جو صوبہ جات ہیں اس میں پہلی دس جماعتیں یہ ہیں۔ کیرالہ نمبر ایک پر ہے، جموں و کشمیر، تامل ناڈو، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، اڑیسہ، کرناٹکا، قادیان پنجاب، اترپردیش، مہاراشٹرا، بہار، لکشدیپ اور راجھستان۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کی جماعتیں کیرولائی، کالی کٹ، حیدر آباد، کلکتہ، قادیان، کانُور ٹاؤن، سُولُور، پینگاڈی، چنائی، بنگلور ہیں۔ آخر میں تین جماعتیں ہیں کرونہ گاپلی، پاتھاپریام اور کیرانگ۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں یہ ہیں۔ نمبر ایک پر بلیک ٹاؤن، ملبرن، ماؤنٹ ڈرائٹ، ایڈیلیڈ، مارسیڈن پارک، برسبن، کیمبرا، پرتھ، تسمانیہ، ڈارون۔

اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

آخر میں اس دعا کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ ربوہ میں بھی چند روز سے مخالفین اور معاندین کی طرف سے حالات خراب کرنے کی کافی کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور ان کے شر انہی پر الٹائے اور ربوہ میں امن و امان کی صورتحال قائم رہے۔ انتظامیہ اور حکومت کو بھی اللہ تعالیٰ عقل دے کہ وہ صحیح طرح اس معاملے کو سنبھال سکیں۔ اسی طرح مسلمان دنیا اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں۔ فرانس میں جو ایک ظالمانہ واقعہ ہوا ہے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قانون ہاتھ میں لے کر کسی کو اس طرح مارنا، قتل کرنا جس کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم سے اس کا واسطہ نہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ تعلیم سے واسطہ نہیں۔ لیکن پھر بھی نام نہاد مسلمان اور یہ مسلمان تنظیمیں اپنی حرکتوں سے اور ان ظلموں سے باز نہیں آتے۔ اس کے نتیجہ میں یہاں مسلمانوں کو بھی جو یورپین ملکوں میں رہتے ہیں یا مغرب میں رہتے ہیں ان ملکوں کے مقامی لوگوں کے غلط ردّ عمل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اس ردّ عمل میں یہ اخبار جس کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، جس کے ایڈیٹر کو اور لوگوں کو ظلم کر کے مارا ہے یہ اخبار بھی اور یہاں کے لوگ بھی اور یہاں کا پریس بھی غلط ردّ عمل دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غلط حملے کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں کی حکومتوں کو بھی توفیق دے کہ اس غلط ردّ عمل کو روکنے کی کوشش کریں۔ جو مجرم ہیں انہیں پکڑیں اور قانون کے مطابق سزا دیں۔ لیکن اگر غلط ردّ عمل ہوئے تو مسلمان جن کو سمجھانے والا کوئی نہیں وہ بھی پھر ردّ عمل دکھلائیں گے اور یوں فتنہ و فساد کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے زیادہ ہونے کا خطرہ ہے۔

آج جماعت احمدیہ کے افراد کا ہی یہ کام ہے کہ دونوں طرفوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے دعا کریں۔ اسی طرح درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش کر سکتے ہیں ان کو کوشش بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فساد کی صورت سے نجات دے اور فساد کی یہ جو صورت ہے وہ جلد امن میں بدل جائے۔

/https://www.alislam.org/urdu/khutba/2015-01-09

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک ماموں تھے جو بچھو کا دم کرتے تھے۔ حضورؐ نے جب دم کرنے سے منع فرمایا تو وہ حضورؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپؐ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں بچھو کا دم کرتا ہوں اور لوگوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے اس پر آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی فائدہ پہنچا سکے وہ ضرور پہنچائے۔ مقصد یہ ہے کہ دم درود کو پیشہ بنانا جائز نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو بیچنے کے مترادف ہے یعنی ایک قسم بیچنے کی یہ بھی ہے کہ انسان کچھ قرآن کریم کی آیات یا کچھ اور نیکی کے کلمات پڑھ کر کسی پر پھونکے اور پھر ان سے پیسے وصول کرے مگر آنحضرت ﷺ نے اس کی تشریح فرمادی ہے اگر خدا کے کلام سے تم برکت حاصل کرتے ہوئے کسی کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو اور تمہارا تجربہ بتاتا ہے کہ اس سے فائدہ پہنچ رہا ہے تو اس نیکی کی غرض سے دم کرنے سے نہ رکو کیونکہ یہ اس مضمون میں داخل نہیں ہے جس کا تعلق خدا کی آیات بیچنے سے ہے۔ (مسلم کتاب الاسلام باب استحباب الرقیہ)

(خطباتِ طاہر، جلد 13، خطبہ جمعہ فرمودہ 9 / ستمبر 1994ء صفحہ 676-677)

سالِ نَو

ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم آنے والے سال کے لیے اپنے آپ کو بابرکت بنائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ارشاد فرمایا:

ہمارے لیے بھی یہ سال نئی امنگوں اور نئی امیدوں کا سال ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔ یعنی ہمارا ملک آزاد ہو گیا ہے۔ مگر جس طرح دوسرے لوگوں کی اُمنگیں ہوں گی ہماری اُس طرح نہیں کیونکہ ہمارے لیے صرف ایک ہی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مقصد کو پورا کرے جس کے لیے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اس لیے جب تک ہمارا یہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہر نیا سال ہمارے لیے دکھ پیدا کرنے کا موجب ہو گا۔ لیکن اگر ہم ہر سال اِس کام کی کچھ نہ کچھ کوشش کر لیں تو ہر نیا سال ہمارے لیے رحمت اور برکت لانے کا موجب ہو گا۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم آنے والے سال کے لیے اپنے آپ کو بابرکت بنائیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ارادہ کو پورا کرنے کے لیے کوئی کام کرنا پڑتا ہے اور ہر کام کے کرنے کے لیے کوئی تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے اس ارادے اور کام کی تکمیل کے لیے بھی کچھ رستے ہیں اور کچھ تدبیریں ہیں۔ جب تک ہم ان رستوں پر گامزن نہیں ہو جاتے اور جب تک ہم ان تدابیر پر غور نہیں کرتے ہمیں کامیابی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ ہمارے اس کام سے تعلق رکھنے والی سب سے اہم چیز تعلق باللہ ہے۔ اس لیے جب تک ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتے اور جب تک ہم اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے قابل نہیں بن جاتے اُس وقت تک یہ عظیم الشان کام سرانجام دینا ہماری طاقت سے بالا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، 2/ جنوری 1948ء بمقام رتن باغ، لاہور)

خدا کرے کہ سارا سال ہی ہمارے لئے عید کا سماں رہے

1982ء کے خطبہ جمعہ میں سال کی پہلی تاریخ کو جو جمعۃ المبارک کے دن سے شروع ہو رہا تھا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

آج عیسوی کیلنڈر کا نیا سال شروع ہوتا ہے یعنی 1982ء کا یہ پہلا دن ہے اور جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ بھی ہمارے لیے عید کا دن ہے۔ خدا کرے کہ سارا سال ہی ہمارے لئے عید کا سماں رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں عید کے سامان ہمارے لئے پیدا کرتی رہیں۔ آپ سب کو اور جہاں جہاں احمدی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ یہ نیا سال مبارک کرے اور ان سب کے لیے بھی برکتوں کے سامان پیدا کرے جو جمعہ کو عید کا دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق سمجھتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، یکم جنوری 1982ء بمقام مسجد اقصیٰ، ربوہ)

ہر احمدی جس تک یہ آواز پہنچتی ہے چند لمحے توقف کر کے ٹھہرے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہر احمدی جس تک یہ آواز پہنچتی ہے چند لمحے توقف کر کے ٹھہرے، اس غرض سے غور کرے کہ میں نے کیا کھویا کیا پایا اور اس نیت سے غور کرے کہ یہ نہ ہو کہ مجھے زندگی کے آخر پر موت کے لمحوں میں یہ خیال آئے کہ کاش میں ہر سال یہی غور کرتا۔ وہ جو غور ہے وہ بالکل بے کار جاتا ہے جب زندگی کے سال اکٹھا مرتے ہیں تو پھر غور کا وقت نہیں رہتا۔ اب تو ایک ایک کر کے ہمارا سال مر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ہر مرنے والا سال ہمارے اگلے سال کو زندہ کر کے مرے اس کے لیے موت کا پیش خیمہ بن کے نہ مرے۔ ان دعاؤں اور اس فکر کے ساتھ ہم اس سال کو الوداع کہتے ہیں اور ان شاء اللہ عنقریب اگلے سال میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام عالمگیر جماعت کو یہ نیا سال مبارک فرمائے۔ آمین۔

/https://www.alislam.org/urdu/khutba/1994-12-30

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ، 30/ دسمبر 1994ء)

نئے سال میں دعاؤں کے ساتھ داخل ہوں۔ تہجد کا بھی خاص اہتمام کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر قسم کے شر سے جماعت کو محفوظ رکھے اور دشمن کے جو جماعت کے خلاف منصوبے ہیں ہر منصوبے کو خاک میں ملا دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدے کیے ہیں ان وعدوں کو ہم بھی اپنی زندگیوں میں کثرت سے پورا ہوتا ہوا دیکھیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ یہ نظارے بھی دکھائے۔ پس بہت دعائیں کرتے رہیں۔

نئے سال میں دعاؤں کے ساتھ داخل ہوں۔ تہجد کا بھی خاص اہتمام کریں۔ بعض مساجد میں ہو بھی رہا ہے۔ باقی جہاں نہیں ہے وہاں بھی کرنا چاہیے۔ انفرادی طور پر اگر اجتماعی طور پر نہیں تو انفرادی طور پر بھی اور گھروں میں بھی تہجد کی نماز ضرور خاص طور پر ادا کرنی چاہیے۔ دعا کرنی چاہیے۔ اول تو یہ مستقل عادت ہونی چاہیے لیکن کل سے جب پڑھیں یا آج رات سے تو اس کی بھی کوشش کریں کہ زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی دے۔

یہ دعائیں بھی درود شریف اور استغفار کے علاوہ کثرت سے پڑھا کریں کہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ہَدَیْتَنَا وَہَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَہَّابُ (آل عمران:9)

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔ پھر یہ بھی دعا پڑھیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران:148)

کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 31/ دسمبر 2021ء)

اللہ تعالیٰ نئے سال کی ساری برکات سے ہمیں نوازے

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

نیا سال بھی ان شاء اللہ شروع ہو رہا ہے، دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نئے سال میں برکات لے کر آئے اور اس کی ساری برکات سے ہمیں نوازے، جماعت کے لیے بھی ہر لحاظ سے یہ بابرکت ہو، دشمن کے تمام منصوبوں کو اللہ تعالیٰ خاک میں ملا دے اور دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح عمومی طور پر دنیا کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنگوں سے بچائے، حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے جا رہے ہیں اور تباہی منہ کھولے کھڑی ہے، کچھ پتا نہیں ہر ایک اپنے مفادات چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لیے بھی بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال میں ہر قسم کے ظلم اور تعدی سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، 30/ دسمبر 2022ء)

نئے سال یا مہینے کی آمد پر دعا

اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمَنِ، وَجِوَارٍ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(الطبراني الأوسط: 6241)

"نئے سال یا مہینے کی آمد پہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک دوسرے کو یہ دعا سکھاتے تھے:

اے اللہ! ہمیں اس میں امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ داخل فرما۔ شیطان کے حملوں سے بچا اور رحمن کی رضامندی عطاء فرما۔"

داغِ ہجرت

یاد ایامے کہ در کویش مکانے داشتم | ہمچو بلبل در چمن آشیانے داشتم

محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ، حرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ

آج اس گلشنِ احمدؑ، اس درِ محبوب سے نکلے پورا ایک سال گزر چکا ہے۔ ہاں پورا ایک سال! بوجھل بوجھل ساعتوں کو اپنی پشت پہ لادے، وقت کی راہوں پہ سُست قدم چلتا ہوا زندگی کے سالوں کا ایک طویل سال!

اسی ایک سال قبل ہم اپنے قادیان اس مقامِ پاک اس وادیٔ امن و سکون میں تھے مگر آج یہ حالت ہے کہ ؎

پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیان

لیکن نگاہیں اس کے واقعی نظاروں سے محروم دل اس کی یاد میں بیتاب و بیقرار۔ آج 31 اگست ہے ایک سال قبل اسی 31/اگست 1947ء کو دل نے اس وطن عزیز کی جدائی کا بارِ الم اٹھایا تھا اور آج ہی کے روز روزِ ہجرت بھی تھا۔ آج ہی کے دن 'داغِ ہجرت' کا عقدہ حل ہوا تھا۔ یہی وہ دن تھا جس کے متعلق آج سے قریباً پچاس برس پیشتر سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ہجرت کی اطلاع فرمائی تھی۔ اس 31/اگست 1948ء کو مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ بغرضِ ہجرت عازمِ سفر ہوئے تھے۔ چند روز قبل ہی حالات کی وحشتیں اس انقلاب عظیم کا پتہ ضرور دینے لگی تھیں۔ اور دماغوں نے سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اپنے خدا سے علم پا کر ہمارے آقا کے ارشاد کے پورا ہونے کا وقت آ چکا ہے۔ ذہن محسوس کرنے لگے تھے کہ مشیت الٰہی کے پورا ہونے کی ساعتیں غالباً آ چکی ہیں۔ دگرگوں حالات دلوں کی غمازی کر رہے تھے کہ جس تقدیرِ مبرم کا پروگرام آسمانوں پہ سالہا سال سے مرتب ہو چکا ہے اس کی تکمیل کا وقت آ گیا ہے مگر فطرت انسانی آنے والے حادثات سے آنکھ چرانے کی سعی میں لگی رہتی ہے اسی طرح ہم بھی اس دیارِ محبوب اس مزارِ حبیب سے جدا ہونے کے لئے دلوں کو تیار نہ کر سکے تھے۔ آثار سے جو آشکار تھا اسے وسوسوں پہ ڈھال کر دل خود کو طفل تسلیاں دیتے تھے۔ کہ شاید خدا تعالیٰ کی تقدیر کی یہ مُہر کسی اور وقت پر ثبت ہو۔ لیکن منشائے الٰہی یہی تھی اس نے ہم کو ہی اس قربانی کے لئے نوازنا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہی تھا کہ اس نے اپنی قائم کردہ جماعت کو اس وقت اس آزمائش میں ڈالا۔ جب کہ ہمارا راہنما، وہ مسیحا نفس اولوالعزم ہستی تھی۔ اے رحیم و کریم ہمارے قادر خدا! ہم تو کمزور ہیں۔ بس تو ہی اپنی نصرت و تائید کے ساتھ اپنے الطافِ بے حساب کے ساتھ ہمیں اس میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرما!

پچیس اگست 1947ء آثار ہجرت کا پہلا نشان تھا۔ واقعات کی اچانک تبدیلیوں کے باعث فوری فیصلہ کر کے ہمارے خاندان کی خواتین اور بچوں کو لاہور بھجوا دیا گیا تھا۔ یہ وقت بھی بہت صبر آزما تھا۔ اللہ تعالیٰ وقتِ امتحان و ابتلا خود اپنے بندوں کی ڈھارس بن جاتا ہے۔ راضی بہ رضا ہونے کا سبق دے کر صبر و تحمل بخش دیتا ہے۔ اس روز بچے بھی بوڑھے نظر آ رہے تھے۔ لب بند اور آنکھوں میں لرزتے آنسو۔ غرضکیہ ہر نظر میں ایک داستانِ غم مگر غم میں تسلیم و رضا کا غالب پہلو۔ یہ قافلہ رخصت ہوا تو ہمارے گھر ہی سُونے نہ ہوئے تھے بلکہ قادیان کی تمام فضا پہ اک سکوت و اُداسی چھا گئی تھی۔

میں نے سیدی ماموں جان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) سے پیچھے رہنے کی اجازت ان کی اس شرط پر لے لی تھی کہ بچوں کو حضرت اماں جانؓ کے ہمراہ بھیج دیا جائے۔ محترمہ ام متینؓ بھی ٹھہرا لی گئیں تھیں۔ خیال تھا کچھ اور روز بلکہ جہاں تک ہو سکا ہر ممکن کوشش پر اگر سیدی ماموں جان نے اجازت دی تو قادیان میں ٹھہروں گی امید بہلاتی تھی کہ شاید کبھی جانا ہی نہ پڑے حالات جلد سدھر جائیں اور شاید وہ جانے والے قافلے بھی جلد لوٹ آئیں اور ہم پھر اسی طرح قادیان میں رہیں۔ لیکن ؎

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

منشائے الٰہی تو وہی تھا جو ہوا نہ جانے والے لوٹ سکے نہ ہم ہی زیادہ وہاں ٹھہر سکے۔ 31/اگست 1947ء کی شب کو غالباً ساڑھے بارہ بجے اطلاع ملی کہ آج شب کو قادیان سے جانا ہے۔ حضور بھی تشریف لے جا رہے ہیں۔ اتنی جلدی اس اچانک فیصلہ کو سن کر دل غم کی گہرائیوں میں ڈوب کر رہ گیا۔ وہ تمنائیں جو ہر قربانی کے لئے تیار تھیں۔ نامراد ہو کر رہ گئیں۔ مگر مجبوری تھی۔ کامل بے بسی تھی۔ مجھے یاد ہے وہ رات بڑی اندھیری رات تھی خصوصیت سے بڑی اداس عجیب قسم کے سکوت میں ڈوبی ہوئی انتہائی تاریک رات۔ یہ جان فرسا حکم سن کر آنکھوں کے آگے بالکل ہی

اندھیرا چھا گیا۔ معلوم ہوتا تھا آنکھوں نے بینائی کھو دی ہے۔ رنج و غم کی انتہائی کیفیتوں میں سکتہ سا ہو کر رہ گیا۔ پہلی اطلاع یہ تھی کہ اسی شب کے تین بجے یہاں سے چلنا ہے۔ مگر پھر کار اور اسکورٹ کے نہ پہنچنے کے باعث یہ روانگی صبح پہ ملتوی کر دی گئی تھی۔ مگر ایک رات ہی تو درمیان میں تھی۔ یعنی چند قلیل ساعتیں جو وہاں گزارنی تھیں اور وقت سرعت سے گزر رہا تھا۔ وقت کی رفتار تھامی نہ جاسکتی تھی اور وقت بھاگا جارہا تھا۔ مگر وہ گھڑیاں کس قدر کرب انگیز تھیں آج بھی یاد ہے دل خونچکاں تھا آنکھیں بھی اشکبار۔ مگر ہر آنسو اک عرضِ مدعا' ہر سانس اپنے خدا کے حضور میں اک مسلسل التجا۔ فہم وادراک دل کو سمجھاتے تھے۔ دل غم کو سمجھاتا تھا کہ آج اس یقینی ہجرت کا دن ہے آچکا ہے۔ یہ تقدیر مبرم ہے، فرمان الٰہی پورا ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک یہ بھی نشان صداقت پر اتر رہا ہے۔ اس محسنِ حقیقی کی طرف سے جس نے اپنے فضل وعنایات، اکرام والطاف سے جھولیاں بھر بھر دی تھیں آج اُسے لیتے ہوئے دامن نہ سکیڑ کہ یہ بھی اسی کی طرف سے ہے اور اسے بھی قبول کر! بایں احساس وجذبات وہ تمام رات آنکھوں میں کٹی۔

آنسوؤں سے بھیگی ہوئی۔ دعاؤں اور التجاؤں میں بسی ہوئی وہ رات گزر گئی اور صبح ہوگئی مگر وہ صبح مفارقتِ احساس کے لئے شامِ بلا سے کم نہ تھی۔9 بجے کے قریب حضور ماموں جان کی طرف سے حکم ملا کہ ہم دونوں، میں اور محترمہ اُم متین صاحبہ دارالسلام چلی جائیں۔ وہیں سے روانگی ہوگی۔ دار مسیح پر حسرت بار الوداعی نظریں ڈال کر وہاں سے خاموشی سے رخصت ہو کر ہم دارالسلام پہنچیں۔ آج وہ بھرا گھر بالکل خالی تھا۔ قدرتاً اس گھر سے اُنس کی وجہ سے اس کی ویرانی دیکھ کر میرا دل از حد متاثر ہوا بے ساختہ دل سے دعا نکلتی تھی۔ اے ہمارے ربّ اور قادر خدا ان گھروں کو پھر اس کے اپنے انہیں مکینوں سے آباد کر!!!

غرضیکہ ہمیں وہاں گئے پونے گیارہ ہو چکے تھے۔ کار اور اسکورٹ کے پہنچنے کے کوئی آثار نہ تھے اور یہ گمان خوش آئند پیدا ہونے لگا تھا کہ شاید آج کا روز ہم اور یہاں ٹھہر جائیں۔ شاید ایک روز اور ان مقدس فضاؤں میں سانس لے سکیں۔ مگر کہاں؟ گیارہ بجکر پانچ منٹ یا غالباً چھ سات منٹ اوپر ہوئے ہوں گے کہ کار کی آواز آئی باغ کی طرف کھلنے والے دروازے میں سے دیکھا تو وہی کار تھی جس میں ملٹری کے چار پانچ آدمی تھے۔ دل دھک سے رہ گیا وہ گمان ٹوٹ گئے۔ ہمیں لے جانے کے سامان پیدا ہوگئے تھے۔

ایک بجے سے کچھ منٹ پہلے حضور تشریف لائے۔ بات مصلحتاً عام نہ کی گئی تھی۔ اس لئے چار پانچ عزیز ہی رخصت کرنے کے لئے موجود تھے۔ جن میں سے ایک منجھلے ماموں جان (حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب) بھی تھے۔ یہ عزیز اپنی عزیز ترین ہستی۔ ہاں اپنے محبوب آقا کو رخصت کر رہے تھے یہ جدائی کٹھن تھی مگر جدا کر رہے تھے۔ اور یہ شاہِ قادیان نہ صرف ان سے بلکہ اپنے مقدس پایۂ تخت سے ایک نامعلوم عرصہ کے لئے الوداع ہو رہا تھا۔ قادیان کی روح رواں قادیان سے رخصت ہو رہی تھی۔ اس جسدِ محترم کی روح منزہ نامعلوم مدت کے لئے جدا ہو رہی تھی۔ یہ حقیقت قلب واحساس کے لئے بڑی روح فرسا تھی۔

پورا ایک بجا تھا جب کار وہاں سے روانہ ہوئی۔ ہم اپنی جنتِ نگاہ سے نکل کر نئی دنیا کی طرف جارہے تھے۔ کار چونکہ تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔ وہ مانوس وپاکیزہ مناظر جلدی نگاہوں سے اوجھل ہوگئے۔ بٹالہ سے ورے دوسری بند کار منتظر تھی جلدی سے اس میں سوار ہو کر آگے روانہ ہوگئے۔

دار الاماں کی نور افشاں فضاؤں امن و سکون کے راحت افزا ماحول سے مانوس نگاہیں جب اپنے ان نظاروں سے محروم ہوئیں تو اس راہ کی ویرانیوں سے ٹکرائیں جس کی خستہ وتباہ حال بستیوں پہ وحشت وبربریت کی حکمرانی تھی۔ جہاں کا انسانیت سے بیگانہ ماحول، خونی فضا، متعفن ہوا۔ بے گور وکفن لاشیں۔ لاوارث ریوڑ، غرقِ سیلاب کھیت، آتش زدہ گھر، غرضیکہ کائنات کے ذرہ ذرہ سے اللہ تعالیٰ کے "بھڑکے ہوئے غضب" کی تشریح نمایاں تھی۔ (الحفیظ والامان) وحشت انسانی اب بھی کم نہ ہوئی تھی۔ راستہ اب بھی پُرخطر تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے محافظ فرشتوں کا پہرہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا۔ ان دنوں کے حالات کے مطابق کوئی روک ٹوک پوچھ گچھ خلاف معمول راہ میں نہ ہوئی تھی۔ کار بامن وامان اپنی رفتار سے چل رہی تھی راستہ میں اکثر سیدی ماموں جان عطا اللہ صاحب سے بڑے مطمئن لہجے میں باتیں کرنے لگتے موضوعِ گفتگو زیادہ تر ان موجودہ حالات میں تھا۔ باتوں باتوں میں یہ بھی فرمایا کہ ''جب آپ لوگوں کو آنے میں دیر ہوگئی اور گیارہ بجنے کو آئے تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ذہن میں آیا کہ کہ 'بعد گیارہ انشاء اللہ' اور میں نے اسی وقت اظہار کیا کہ اب گیارہ کے بعد ہی کار آئے گی۔ کیونکہ الہامات اپنے اندر کئی مفہوم رکھا کرتے ہیں اور اکثر متعدد مواقع کے لئے ہوتے ہیں۔'' جہاں تک مجھے یاد ہے یہی آپ کے الفاظ تھے۔ پھر فرمایا کہ ''گیارہ بج کر 10 منٹ تھے۔ جو مجھے آپ کے آنے کی اطلاع ملی'' غرضیکہ کبھی آپ ان سے گفتگو کرنے لگتے۔ ویسے تمام راستہ متعدد دعائیں بار بار پڑھتے رہے۔ ایک دو دعاؤں کو بہت ہی کثرت سے بار بار پڑھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہامی شعر کو بھی قریباً تمام راستہ بار بار پڑھتے تھے ؎

بر مقامِ فلک شدہ یارب
گر امیدے دہم مدار عجب

اس روز سیّدی ماموں جان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دو متضاد رنگوں میں زیادہ نمایاں اور واضح میں نے دیکھا اور محسوس کیا۔ ایک طرف آپ کی

حرکات اور طرز کلام بشرے کے آثار اور نگاہوں سے بالکل ایک معصوم بچہ کی طرح نظر آتے تھے۔ یہ چیز صرف خدا تعالیٰ کے انبیاء رسولوں اور اس کے برگزیدہ بندوں کے لئے ہی مخصوص ہے کم از کم میں نے اسے اس رنگ میں سمجھا اور دوسری جانب وہی کمزور و نحیف جسم استقلال و تحمل کی چٹان جس پر کوئی حادثہ اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ نگاہوں میں اولوالعزمی کی کامل تشریح، انہیں نظروں اور بشرے پہ وہ عزم ہویدا جو پہاڑوں سے ٹکرائے تو اُن کو ریزہ ریزہ کر دے۔

پورے تین تھے جس وقت ہم لاہور میں داخل ہوئے۔ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ یہ وہی لاہور ہے جہاں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی وہاں ایک ہُو کا عالم طاری تھا سنسان سڑکیں ویران گھر۔ تمام فضائے لاہور پر ایک سکوت و جمود طاری تھا۔ آج بھی 31/ اگست ہے اِن واقعات کو گزرے اور ہمیں اپنے پیارے مرکز سے جدا ہوئے ایک سال گزر چکا ہے۔ یہ گھڑیاں یہ ساعتیں کیونکر اس کی یاد میں گزری ہیں۔ وہ علیم و خبیر خدا ہی جانتا ہے یا وہ دل جو اپنی دھڑکنوں میں یہ غم جدائی چھپائے ہوئے ہیں ایک وہ دن کہ ہمیں چند روزہ جدائی بھی اس دیار محبوب کی گوارا نہ تھی یا آج کتنے طویل عرصہ کو ہم گوارا کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کتنی مدت گزر چکی ہے کہ نگاہیں محروم نظارہ ہیں کتنی طویل و تلخ ساعتیں گزر چکی ہیں کہ ہم اس دارالامان کی جان نواز، نور پاش اور وجہ تسکین و راحت ان پاکیزہ فضاؤں سے محروم ہو چکے ہیں۔ ہم تو اہل وفا تھے اے قادیان! اے ارض محترم!! اے دیار محبوب!!! پھر ہم تیری جدائی کو کیوں کر گوارا کر سکتے تھے، کیونکر تجھ سے کنارہ کر سکتے تھے۔ کیا کسی قیمت پہ بھی تجھے چھوڑ سکتے تھے؟ تیری سرزمین ہم سے ہر قربانی کا مطالبہ کر سکتی تھی۔ اور ہم تیار تھے۔ ہر قربانی کے لئے کہ تجھ میں ہمارا گنج بے بہا مدفون تھا تیری کائنات کے ذرے ذرے میں مشک بوئے نبوت بسی تھی۔ تجھ سے ہمارا وقار منسوب تھا۔ غرضیکہ تو ہر رنگ میں ہمیں عزیز تھا۔ لیکن تجھ سے کہیں عزیز فرمانِ الٰہی تھا۔ تو اسی لئے عزیز تھا کہ تجھے اس محبوب حقیقی نے عزیز بنا دیا تھا اس مشیت ایزدی کا پورا ہونا مبرم تھا۔ ہم نے اس کی تقدیر پہ راضی بہ رضا ہو کر تجھے چھوڑ دیا۔ تیری جدائی ہمیں آج بھی بیتاب و بیقرار کئے ہے۔ دل آج بھی اس حادثہ غم سے ملول و محزون ہیں۔ لیکن رضائے الٰہی کی تفسیروں میں گم سروں میں آج بھی سودائے غم جدائی ہے مگر حکم خدا کے سامنے تسلیم و خم۔ نگاہیں آج بھی تپ جدائی میں جل رہی ہیں لیکن اپنے اس قادر خدا کے درِ رحمت اور باب اجابت کی جانب لگی ہوئی ہیں۔

اے سچے وعدوں والے ہمارے قادر خدا! تو اپنی نصرت و تائید کو جلد لے کر آ! ہم اپنی جنت سے ایک اجنبی دنیا کی طرف دھکیل دیئے گئے ہیں۔ ہم تو تیری ہی پناہ میں آ چکے تھے۔ تجھے ہی سونپ دیئے گئے تھے اپنے سایہ لطف و کرم کے خوگروں کو چھوڑ نہ دینا کہ بالآخر ہم تیرے ہیں اور تو ہی ہمارا ہے۔ اگر یہ سب ہماری شامتِ اعمال سے ہے تو تو اپنی شانِ کریمی غفاری سے کام لے اور ہمارے گناہوں کو بخش دے ہم تو بالکل ہی کمزور ہیں۔ لیکن تو ہماری کمزوریوں پہ نگاہ نہ کرنا بلکہ اپنی نظر عنایت کی ہمہ گیر وسعتوں سے کام لینا۔ اے ہمارے ربّ! تو ہماری سب کمزوریوں کو دُور فرما تو ان راہوں پہ خود ہماری راہبری فرما جن پر چل کر ہم تجھ تک پہنچ سکیں۔ تجھے پا سکیں تیرے فضلوں کے وارث بنیں!!!

اے ہمارے ربّ جیسا کہ یہ ہجرت بھی لازمی تھی یہ تقدیر بھی مبرم تھی لیکن تیری وہ بشارتیں بھی اٹل ہیں۔ جو تو نے اپنے مسیح کو دیں تو پھر اے رحیم و کریم اے قادر خدا تو اپنے فضل و رحم اپنی قدرت سے اس عرصہ کو مختصر سے مختصر بنا دے اور ان گھڑیوں کو جلد لے آ کہ ہم بانیل مرام' مظفر و منصور اپنے پیارے مرکز کی طرف لوٹیں۔ تیرے دین کے ہر غلبہ اور اس کی شاندار فتح کے ساتھ۔ اے ربّ الافواج تو جلد اپنی بیڑیوں کو لے کر آ! اور جلد اپنی نصرت، تائید اور فتح و ظفر کو بھیج!!

یارب العلمین! یاارحم الراحمین۔

(روزنامہ الفضل لاہور 4 ستمبر 1948ء صفحہ 5) ☆

استغفار کی حقیقت

غفلت غیر معلوم اسباب سے ہے۔ بعض وقت انسان نہیں جانتا اور ایک دفعہ ہی زنگ اور تیرگی اس کے قلب پر آجاتی ہے۔ اس لیے استغفار ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ زنگ اور تیرگی نہ آوے۔ عیسائی لوگ اپنی بیوقوفی سے اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے سابقہ گناہوں کا ثبوت ملتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ گناہ صادر نہ ہوں ورنہ اگر استغفار سابقہ صادر شدہ گناہوں کی بخشش کے معنے رکھتا ہے تو وہ بتلاویں کہ آئندہ گناہوں کے نہ صادر ہونے کے معنوں میں کونسا لفظ ہے۔ غفر اور کفر کے ایک ہی معنے ہیں۔ تمام انبیاء اس کے محتاج تھے جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے۔ اصل معنے یہ ہیں کہ خدا نے اسے بچایا معصوم کے معنے مستغفر کے ہیں۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ، جلد سوم، صفحہ 423، ایڈیشن 2016ء)
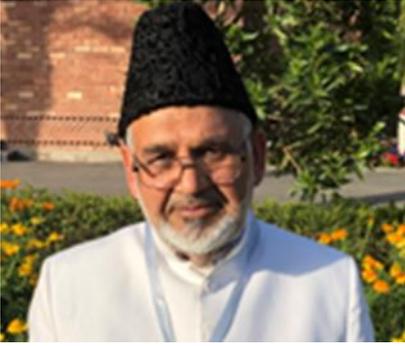
(سید شمشاد احمد ناصر۔ مربی سلسلہ امریکہ)

ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امریکہ میں آمد کی اطلاع ملی تو سب احمدیوں کے دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہو گئے۔ اور حضور کے بابرکت سفر کے لئے دعائیں شروع ہو گئیں، صدقات دیئے گئے اور سب ایک دوسرے کو خوشی سے مبارکباد دینے لگے۔

مکرم محترم مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت امریکہ نے اس سلسلہ میں ڈیوٹیاں بھی لگائیں۔ خاکسار کو انہوں نے فرمایا کہ آپ کی ڈیوٹی، حضور سے ملاقات کروانے کی ہو گی۔ خاکسار نے اپنے ابا جان مکرم سید شوکت علی سے ذکر کر کے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ یہ خدمت احسن رنگ میں سر انجام دینے کی توفیق دے۔ ابا جان نے حضور سے ملاقات کی ڈیوٹی کا سنتے ہی یہ مصرع پڑھا ؎

ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

اور کہنے لگے کہ حضورانور کا امریکہ کا کووڈ وباء کے بعد یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہو گا۔ اور بہت کثرت سے لوگ ملاقات کے لئے آئیں گے۔ اس لئے ہمت کے ساتھ اور دعا مانگتے ہوئے یہ خدمت سر انجام دیں۔

ہمیں تین جگہوں پر حضور انور سے ملاقات کرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پہلا سٹیشن تو زائن (Zion) تھا۔ زائن شہر کی اپنی ایک حیثیت ہے وہاں مسجد فتح عظیم کا افتتاح بھی تھا۔ شکاگو، ملواکی، زائن اور ساتھ کے شہروں کے علاوہ ملک بھر سے لوگ تشریف لائے ہوئے تھے اور ان سب کی خواہش تھی کہ حضور انور سے ملاقات کریں۔

یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ جوں ہی اس خدمت کی اطلاع ملی خاکسار نے ملاقات کے لئے ٹیم بنائی اور محترم امیر صاحب کی بھی ہدایت تھی کہ انہی دوستوں کو ٹیم کا حصہ بناؤں جنہوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ کے 2018ء کے بابرکت دورہ میں یہ خدمت سر انجام دی تھی۔ سیدنا حضور انور سے جب خاکسار کی پہلی دفعہ بات ہوئی تو آپ نے بھی یہی استفسار فرمایا کہ آپ کی ٹیم پہلے والی ہی ہے؟ جس پر خاکسار نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ ملاقات ٹیم کے لئے درج ذیل دوستوں کو حصہ بنایا۔

1۔ مکرم محمد احمد صاحب۔ ڈیٹرائٹ

2۔ مکرم سلمان طارق صاحب مربی سلسلہ۔ مسجد بیت الرحمان سلور سپرنگ میری لینڈ

3۔ مکرم عدنان بھلّی صاحب مربی سلسلہ۔ نیویارک

4۔ مکرم اقبال احمد صاحب۔ نیویارک

5۔ مکرم اظہر احمد صاحب۔ ڈیٹرائٹ

6۔ مکرم محمود قمر اسلم صاحب۔ ڈیٹرائٹ

سب دوستوں کے ساتھ متعدد مرتبہ اس بارہ میں میٹنگز ہوئیں اور محترم امیر صاحب نے بھی ہماری میٹنگز میں شرکت کی اور نصائح وہدایات سے نوازا۔

ہماری ٹیم کی طرف سے جماعتوں کے صدران۔ مبلغین اور نیشنل عاملہ اور سب ممبران کو ملاقات کے لئے ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔

ان اطلاعات میں سر فہرست یہ بات شامل تھی کہ اس مرتبہ صرف ان لوگوں کی ملاقات کرائی جائے گی جن کی اس سے پہلے کبھی خلیفۂ وقت کے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی۔ یا کم از کم جنہیں 15 سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے۔

اسی ضمن میں یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور سے ملاقات کی درخواستیں دیں۔ جن میں 2،012 خاندان شامل تھے اور مجموعی طور پر افراد کی تعداد 7236 تھی۔

زائن کے علاوہ ڈیلس ٹیکساس میں بھی مسجد کا افتتاح تھا اور وہاں پر بھی حضور کا قیام ایک ہفتہ تک تھا۔ وہاں پر بھی ملاقاتیں تھیں۔ تیسرا اسٹیشن مسجد بیت الرحمان تھا۔ جو کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا نیشنل ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔

تینوں جگہوں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت ہزاروں میل کا سفر طے کر کے حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع ہوتے رہے۔ ہر جگہ پانچوں نمازوں کے لئے مسجدیں بھر جاتی تھیں۔ دوست، احباب چھوٹے چھوٹے بچے، خواتین، سردی اور گرمی کی شدت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے گھنٹوں انتظار کرتے اور

حضور کو دیکھ کر اپنی تشنگی دور کرتے رہے۔

خاکسار کی ٹیم نے محترم امیر صاحب کی ہدایات کے مطابق بہت محنت سے کام کیا اور اس بابرکت دورہ کے دوران احباب کی ملاقات کا انتظام ہوا۔ الحمد للہ۔

یہاں پر خاکسار صرف نمونہ کے طور پر چند باتیں لکھنے لگا ہے کہ احباب جماعت کو خلیفۂ وقت کے ساتھ ملنے اور دیکھنے اور ملاقات کرنے کے لئے کس قدر محبت اور فدائیت کے جذبات تھے۔

ہماری ٹیم کے ایک دوست مکرم محمود اسلم قمر جو ڈیٹرائیٹ جماعت سے ہیں بتاتے ہیں کہ ملاقات ٹیم میں خدمت سرانجام دیتے ہوئے بے شمار روح پرور نظارے اور واقعات اللہ تعالیٰ نے دکھائے۔ جب میں نے لوگوں کو مطلع کیا جن کی ملاقات حضور انور سے منظور ہو گئی تھی۔ زائن کا واقعہ ہے کہ جب زائن کی مسجد میں ملاقات کے لئے ایک فیملی کو فون کیا تو خلیفۂ وقت کے اس دیوانے کی آواز میں رقت طاری ہو گئی اور وہ محبت کے جذبات سے رونے لگا اور اس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اللہ پاک کے کرم سے ان کی ملاقات منظور ہو گئی ہے۔

اسی طرح ایک احمدی لجنہ سٹوڈنٹ جو کہ پاکستان سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے کیلی فورنیا سٹیٹ یونیورسٹی میں مقیم تھیں نے ملاقات کے لئے درخواست دی تھی۔ وہ بہت بے چین ہو رہی تھیں اور ایک ہی بات کہہ رہی تھیں کہ کچھ کریں کہ ان کی ملاقات حضور انور سے ہو جائے، چاہے ایک یا دو منٹ کی ہی کیوں نہ ہو۔ پھر جب ان کو مطلع کیا گیا کہ آپ کی ملاقات منظور ہو گئی ہے تو وہ بہت خوش ہوئیں لیکن ساتھ ہی وہ بہت پریشان تھیں کہ ایک اکیلی لڑکی کا کیلی فورنیا سے میری لینڈ بائی ایئر ٹریول کرنا آسان مرحلہ نہیں تھا۔ اس میں سفر کی مشکلات کے ساتھ ساتھ، ہوٹل، ہوائی ٹکٹ اور باقی انتظامات کو بھی حل کرنا تھا۔ لیکن خلافت احمدیہ کی محبت سب مشکلات پر حاوی رہی اور انہوں نے مقررہ وقت پر حضور انور سے ملاقات کی توفیق پائی۔

ایک فیملی کی ملاقات کی درخواست موصول ہو چکی تھی اور ان کو منظوری کے بعد جب میں نے کال کی کہ آپ کی ملاقات فلاں دن اور فلاں وقت پر ہے وہ صاحب رونے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ پاک کا احسان ہے کہ اللہ نے ان کو یہ موقع عطا کیا ہے۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ یہاں میں ایک اور خاص بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے اتوار کی شام کو امریکہ پہنچنا تھا اور یہ واقعہ اتوار کی صبح کا ہے۔ میں جب صبح ملاقات ٹیم کے دفتر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مربی سید شمشاد احمد ناصر صاحب بہت پریشان بیٹھے ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ ساری ٹیم صدقہ دے اور دو نوافل ادا کر کے آئیں۔ کہنے لگے کہ بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی حفاظت فرمائے اور ہماری ٹیم کی وجہ سے کوئی معمولی سی تکلیف بھی حضور انور کو نہ پہنچے۔ ان کے حکم کی تعمیل میں ہماری ٹیم نے پانچ بکروں کا صدقہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے حضور انور کی حفاظت اور تنظیمی امور میں کامیابی کے لئے دعاؤں سے مدد مانگی گئی۔ الحمد للہ۔

مکرم محمد احمد صاحب جن کا تعلق بھی ڈیٹرائٹ جماعت سے ہے اور خاکسار کی ٹیم کے ممبر تھے انہوں نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی اور قربت سے ایک روحانی زندگی ملنے کا احساس ہوا۔ اور کام کرنے کی طاقت میسر آئی۔ جو اس سے قبل ایسی نہ تھی۔ آپ کو مسکراتے ہوئے لوگوں کے سلام کا ہاتھ ہلا کر جواب دیتے ہوئے دیکھ کر اور آپ کے پیچھے نماز پڑھ کر کچھ اور ہی احساس ہوتا تھا۔ اس موقع پر جو خدمت سرانجام دی اس کا تو ذکر ہی کیا۔ کسی بات سے اس کا مقابلہ ہی نہیں کیا جاسکتا جب ہم لوگوں کو بذریعہ فون یا ای میل لوگوں کو ان کی ملاقات کا بتاتے کہ فلاں دن اور فلاں وقت ہے تو ان کی خوشی اور مسرت دیدنی ہوتی تھی۔ اور اُسے الفاظ میں بیان کرنا بھی مشکل ہے۔

ایک فیملی کو جب ملاقات کا بتایا گیا تو اس نے متعدد مرتبہ جزاکم اللہ۔ جزاکم اللہ کہا اور یہ کہا کہ آپ نے تو یہ زبردست خبر سنائی ہے۔ یہ ایسی خبر ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں پہلے اس سے بہتر خبر نہیں سنی۔

ایک اور فیملی نے کہا کہ حضور انور سے مل کر جو خوشی ہوئی اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔ کوئی لفظ بھی اس خوشی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ میں ملاقات ٹیم کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں ہماری مدد کی۔

ایک اور فیملی نے ملاقات ٹیم کی ای میل کے جواب میں لکھا ”میں آپ کی ای میل کا بہت خوشی سے جواب دے رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمیں خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا موقع ملے گا۔ یہ ہمارے بچوں کے لئے ایک روحانی خزانہ ہے۔“

انہوں نے مزید لکھا کہ ” ہمارے ماں باپ کو بھی ہمارے ساتھ آپ نے ملاقات کے لئے شامل کیا ہے وہ اس پر بہت ہی خوش اور نازاں ہیں انہیں حضور کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملے گا جو کہ ان کے لئے یادگاری لمحات ہوں گے۔“

ایک دوست نے لکھا کہ جزاکم اللہ۔ میری یہ ملاقات پہلی مرتبہ خلیفۂ وقت سے ہوگی اور میں اس کا شدت سے انتظار کر رہا ہوں۔

ایک فیملی نے لکھا کہ ہمیں ملاقات کا ضرور موقع دیا جائے۔ ضرور موقع دیا جائے یہ تو ہماری زندگی کا خواب ہے۔ خدا کرے کہ پورا ہو۔

مکرم محمد احمد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ انہیں ای میلز کے جواب میں بہت سارے دوستوں نے اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا۔ ان سب کا لکھنا ناممکن ہے۔

ہم نے ملاقات ٹیم کے دو گروپ بنائے۔ ایک تو وہ جو درخواستیں سارے ملک سے وصول کر رہے تھے۔ اور ملاقات کا ٹائم اور جگہ کا فیصلہ کر کے انہیں بذریعہ ای میل یا فون جواب دے رہے تھے جنہوں نے اس پر حضور انور کی آمد سے چار ہفتے پہلے کام شروع کیا اور آخری ملاقات تک یہ کام جاری رہا۔ لوکل جماعت کی ایک ٹیم تیار کی گئی تھی جس کا کام یہ تھا کہ ان احباب اور فیملیز کو جو ملاقات کے لئے آتے تھے انتظار گاہ میں بٹھائیں اور پھر ان کی باری آنے پر انہیں آگے بھجوائیں۔ تینوں جماعتوں میں خواتین کی اور مردوں کی ٹیمیں بنائی گئی تھیں۔

اسی ٹیم کے ایک ممبر مکرم بشیر الدین شمس صاحب نے مجھے لکھا کہ میں ان لوگوں کو جن کی ملاقات تھی۔ انہیں اگرچہ بذریعہ ای میلز اور فون کے اطلاع جا چکی تھی۔ ایک بار پھر ملاقات سے ایک روز پہلے کنفرمیشن کے لئے کال کر رہا تھا۔ اس دوران مجھے بہت ہی حیران کن، مسحور کن اور دلوں میں اترنے والے تجربات ہوئے جس سے احباب کی خلافت کے ساتھ محبت عیاں تھی اور ان کے اندر خلیفۂ وقت سے ملنے کا کس قدر جذبہ اور امنگ تھی۔

مکرم شمس صاحب لکھتے ہیں کہ ایک فیملی جن کے چھ افراد تھے ایک سال پہلے ہی پاکستان سے آکر نیو جرسی میں آباد ہوئے تھے۔ ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی گاڑی چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس نہیں تھا اور مسجد بیت الرحمان اُن کے گھر سے 300 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع تھی۔ انہوں نے اوبر (UBER) کروائی اور ملاقات کے لئے آئے۔ انہوں نے اس بات کی بھی پرواہ نہیں کی کہ اس پر کس قدر خرچہ آئے گا۔ واپسی UBER کے ذریعہ ممکن نہ تھی۔ وہ میری لینڈ میں ایک ہوٹل میں ٹھہرے اور پھر اگلے دن کسی طرح خدا تعالیٰ نے ان کا واپس جانے کا بندوبست بھی کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ایک اور فیملی کے بارے میں انہوں نے لکھا کہ وہ دونوں ڈاکٹرز ہیں (میاں بیوی) جو وقت انہیں ملاقات کا دیا گیا۔ ہاسپٹل سے انہیں چھٹی نہ ملی جس کی وجہ سے وہ وقت پر نہ آ سکے۔ وہ اپنے بچے کو حضور سے ملوا کر دعا کرانا چاہتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اب انگلستان کا سفر اختیار کریں گے اور حضور انور سے ملاقات کے لئے جائیں گے۔ تا کہ ان کا بیٹا (چھوٹی عمر کا ہے) حضور انور کو دیکھ سکے۔

بہت سی فیملیز دیگر شہروں سے صرف اسی لئے مسجد بیت الرحمان پہنچیں کہ وہ پورا ہفتہ یہاں رہ کر خلیفۃ المسیح کے پیچھے نمازیں ادا کر سکیں۔

خاکسار جہاں ملاقات ٹیم کی راہنمائی محترم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق کر رہا تھا وہاں مجھے بھی بہت ساری فیملیز کو فون کرنے اور ان سے باتیں کرنے کا موقع ملا۔ ڈیٹن کی ایک فیملی نے خاکسار کے نمبر پر فون کیا کہ وہ انڈونیشیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان کی ملاقات اس سے قبل خلیفۃ المسیح سے نہیں ہوئی اور یہ کہ انہوں نے ملاقات کی درخواست بھی دی ہوئی ہے لیکن ابھی تک جواب نہیں آیا۔ خاکسار نے ان کا ریکارڈ دیکھا تو ان کی ملاقات کی منظوری تھی جس پر خاکسار نے انہیں مطلع کیا کہ آپ کی ملاقات ہو گی۔ ابھی ایک دو دن میں آپ کو اطلاع کی جائے گی۔ وہ یہ سن کر خوشی سے رونے لگ گئیں اور جزاکم اللہ، جزاکم اللہ کہنے لگیں کہ ہمارے لئے یہ بہت بابرکت لمحات ہوں گے۔

مکرم عدنان بھلّی صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ انہوں نے کنفرمیشن کے لئے ایک فیملی کو اطلاع دی۔ وہ خاتون زائن سے تعلق رکھتی تھیں۔ انہوں نے ملاقات کا سن کر رونا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگیں کہ میں تو بہت دعا کر رہی تھی کہ خدا کرے حضور سے میری ملاقات ہو جائے۔ تم فرشتے ہو کہ مجھے ملاقات کی اطلاع دی۔ اور خدا تعالیٰ نے میری دعائیں قبول کیں۔ میں تو روزانہ تہجد پڑھ رہی تھی اور دعائیں کر رہی تھی۔

بہر حال اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے دل میں خلافت اور خلیفۂ وقت کی محبت ڈال رکھی ہے اور یہ محبت روز بروز بڑھ رہی ہے اور پروان چڑھ رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر پر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی درج کرتا ہوں جو تذکرہ صفحہ 112 پر درج ہے۔ اشتہار 20 فروری میں آپ فرماتے ہیں:۔

"اور ایسا ہو گا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپَے اور تیرے نابُود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ **میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دُوں گا** اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا اُنہیں نہیں بھُولے گا اور فراموش نہیں کرے گا......... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (تذکرہ اردو، صفحہ 112 ایڈیشن پنجم قادیان)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو جو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ باتیں بتائیں ہم سب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس حالیہ بابرکت دورہ کے درمیان خصوصیت سے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ

"خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا......... اور میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا" الحمد للہ علیٰ ذالک۔

درج ذیل اعداد و شمار بھی احباب کی دلچسپی کا موجب ہوں گے جن فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کی درخواست دی ان کی تعداد 2012 ہے۔ انفرادی طور پر جن دوستوں نے حضور انور سے ملاقات کی درخواست دی۔ ان کی تعداد 2227 ہے۔ کل درخواستوں کی تعداد 4239 ہے۔ ان درخواستوں میں کل افراد کی تعداد 7236 ہے۔ جن لوگوں سے ملاقات ہوئی ان کی تعداد اس طرح ہے۔

زائن میں

فیملیز کی تعداد	112
اجتماعی گروپ	10
کل افراد کی تعداد جن کی زائن میں ملاقات ہوئی	752

ڈیلس ٹیکساس میں

فیملیز کی تعداد	144
اجتماعی گروپ	27
کل افراد جن کی ڈیلس ٹیکساس ملاقات ہوئی	860

سلور سپرنگ میری لینڈ مسجد بیت الرحمان

فیملیز کی تعداد	225
گروپس	16
کل افراد جن کی مسجد بیت الرحمان میں ملاقات ہوئی	1456

خدا تعالیٰ کے فضل سے 3032 سے زائد افراد نے حضور انور سے اس بابرکت دورہ میں ملاقات کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر پر خاکسار اپنی تمام ٹیم کے افراد کا شکر گزار ہے جنہوں نے بہت محنت کے ساتھ ملاقات کے لئے جملہ انتظامات کئے۔ اور خاکسار اور خاکسار کی ٹیم کے افراد مکرم محترم امیر صاحب امریکہ مرزا مغفور احمد کے بھی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں خدمت کا یہ موقع دیا اور ہر رنگ میں راہنمائی فرمائی۔ نیشنل جنرل سیکرٹری امریکہ مکرم مختار ملہی اور اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم علی اقتدار باجوہ اور نیشنل فنانشل سیکرٹری مکرم طلحہ چودھری، نیز نیشنل سیکرٹری امور عامہ مکرم ڈاکٹر رانا بلال احمد اور ان کی ٹیم کا بھی شکر گزار ہے کہ ہر مرحلہ پر سب کا تعاون حاصل رہا۔ الحمد للہ۔ خاکسار مکرم محترم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اور ان کی ٹیم کا بھی شکر گزار ہے کہ ہر لمحہ ان کا تعاون حاصل رہا۔ الحمد للہ۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) کراچی میں تھے جب آپ کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے پیغام ملا کہ فوری طور پر ڈھاکہ بنگلہ دیش روانہ ہو جائیں کیونکہ وہاں پر جماعتی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ وہاں جا کر ان کی رہنمائی کریں۔ یاد رہے کہ اس وقت بنگلہ دیش پاکستان کا حصہ تھا۔ ڈھاکہ جانے کے لئے ہوائی جہاز کا پتہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی جگہ نہیں ہے چانس پر ٹکٹ حاصل کیا گیا۔ احباب کی تمام تر کوششوں کے باوجود جب کوئی سیٹ نہ مل سکی تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آپ اگلے جہاز پر کچھ دن بعد ڈھاکہ چلے جائیں مگر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا کہ جب خدا کا خلیفہ مجھے فوراً ڈھاکہ جانے کا حکم دے رہا ہے تو میں کیونکر اس میں تاخیر کر سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنا سامان لے کر Air Port پہنچ گئے جبکہ سیٹ کنفرم نہیں تھی۔

کچھ دیر انتظار کے بعد Air Port کی انتظامیہ نے اعلان کر دیا کہ ڈھاکہ جانے والا جہاز روانگی کے لئے تیار ہے یہ سننے پر تمام وہ لوگ جو چانس پر جانے کے لئے آئے ہوئے تھے مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ مگر حضرت میاں صاحب اس یقین کے ساتھ وہاں موجود رہے کہ یہ جہاز مجھے ضرور لے کر جائے گا۔ کیونکہ خلیفہ ٔوقت کا منشاء یہ ہے کہ میں فوراً ڈھاکہ جاؤں۔ چنانچہ آپ انتظار میں ہی تھے کہ اعلان کیا گیا کہ ڈھاکہ جانے والے جہاز میں ایک شخص کی جگہ خالی ہے اگر کسی مسافر کے پاس ٹکٹ ہے تو فوراً رپورٹ کرے۔ آپ نے فوراً پیش قدمی کی اور اسی جہاز میں ڈھاکہ روانہ ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک ناممکن کام کو خلیفہ ٔوقت کی توجہ اور برکت سے ممکن بنا دیا۔

(الفضل ربوہ، 22 مئی 2009ء صفحہ 9)

ارضِ امریکا میں تعمیرِ مساجد کا گیت

جمیل الرحمٰن۔ ہالینڈ

لَوح پر لکھی گئی ہے از سرِ نَو داستاں
دہر میں پھیلی ہوئی تاریکیوں کے درمیاں
ارضِ امریکا سنبھال اب مشعلِ قدوسیاں

تیرے گلشن پر بھی آئی احمدیت کی بہار
دیکھ تعمیرِ مساجد میں جمالِ حسنِ یار
تیری مٹی سے اٹھے گی امنِ عالم کی اذاں
ارضِ امریکا سنبھال اب مشعلِ قدوسیاں

اک حیاتِ نَو تجھے بخشی گئی تقدیر سے
ہو گئی آزاد تو بھی نفس کی زنجیر سے
مرہمِ غم بن گئے تیری مسیحائے زماں
ارضِ امریکا سنبھال اب مشعلِ قدوسیاں

تُو نے کھینچی تھی براہیمی پرندوں پر کماں*
وعدۂ حق نے کیا تجھ پر بھی لیکن یہ عیاں
مات تھی کس کا مقدر کون ہے فاتح یہاں
ارضِ امریکا سنبھال اب مشعلِ قدوسیاں

یاد رکھنا یہ ترقی ہے خلافت کا ثمر
جس کی برکت کی گواہی دے رہے ہیں بحر و بر
ہر قدم پر جس کا حامی مالکِ کون و مکاں
ارضِ امریکا سنبھال اب مشعلِ قدوسیاں

*نوٹ: حضرت مفتی محمد صادقؓ کو امریکہ میں داخلہ کے وقت جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، اس کی طرف اشارہ ہے۔

احمدیت تو ہے لاریب حقیقی اسلام

امۃ الباری ناصر

آج نازاں ہے بہت مسجد بیت الاکرام
اس پہ اللہ کے کرم سے یہ ہوُا ہے انعام
اس کے مینار سے آوازِ اذاں گونجے گی
شش جہت جائے گا توحید کا زندہ پیغام
دید آقا کی ہوئی خوشیوں سے سب رقصاں ہیں
رکھ دیے دیدہ و دل آپ کے تحت اقدام
شاد ہیں بچیاں اور لجنہ کی ساری ارکان
خوش ہیں اطفال بھی انصار بھی سارے خدام
ہم نے دیکھے ہیں خود آنکھوں سے صداقت کے نشاں
ہو رہے ہیں یہ بڑی شان سے پورے الہام
عافیت اب ہے مسیحا کے عَلَم کے نیچے
اس کے سائے میں پنہ پائیں گی ساری اقوام
سب کناروں سے زمیں کے یہ صدا آتی ہے
احمدیت تو ہے لاریب حقیقی اسلام

غزل

طاہرہ زرتشت نازؔ

جو سانسوں میں بستا ہے جو دِل میں سمایا ہے	ہم نے بڑے جتنوں سے دلدار وہ پایا ہے
جس سمت نظر اُٹھی بس وہ ہی دکھائی دے	ہر حسن کے منظر میں اُس حُسن کی چھایا ہے
خورشید نے تاروں نے ، پُرکیف نظاروں نے	باغوں نے بہاروں نے ،گیت اُس کا ہی گایا ہے
آلام سے تنگ آ کر ظُلمات سے گھبرا کر	اُس گود میں سر رکھ کر ہم نے سُکھ پایا ہے
جب درد کی حِدّت سے ، آنکھوں سے بہا آنسو	وہ عرش سے اُترا ہے ، سینے سے لگایا ہے
مسکین تھے ہم اُس نے، کیا کیا نہ نوازا ہے	جو کچھ بھی ہے دامن میں،سب اُس کی عِنایا ہے
اُس ذات کے دینے کے ، انداز نرالے ہیں	کیسے کوئی چھین سکے ، جو اُس کی عطایا ہے
کرنے دو اُنہیں حیلے ، کشتی کو ڈبونے کے	پہلے بھی تو دریا سے، پار اُس نے لگایا ہے
صیّاد نے مکروں سے ، اِک جال بُنا پھر سے	اُس جال سے نازؔ ! اُس نے ، ہر بار بچایا ہے

11/ دسمبر 1902ء بروز پنجشنبہ (بوقتِ ظہر)

بدن تکلیف اٹھانے کے لیے ہے

بکثرت مضمون نویسی اور کاپی وغیرہ دیکھنے میں جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے۔ اس کو مدّ نظر رکھ کر ایک خادم نے اس تکلیف میں حضورؑ کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ جس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:

بدن تو تکلیف کیواسطے ہے۔ اور کس لئے ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ، جلد سوم، صفحہ 435)

حضورِ انور ایدّہ اللہ کے دستِ مبارک سے
شعبہ تاریخ احمدیت (برطانیہ) کی ویب سائیٹ کا اجرا
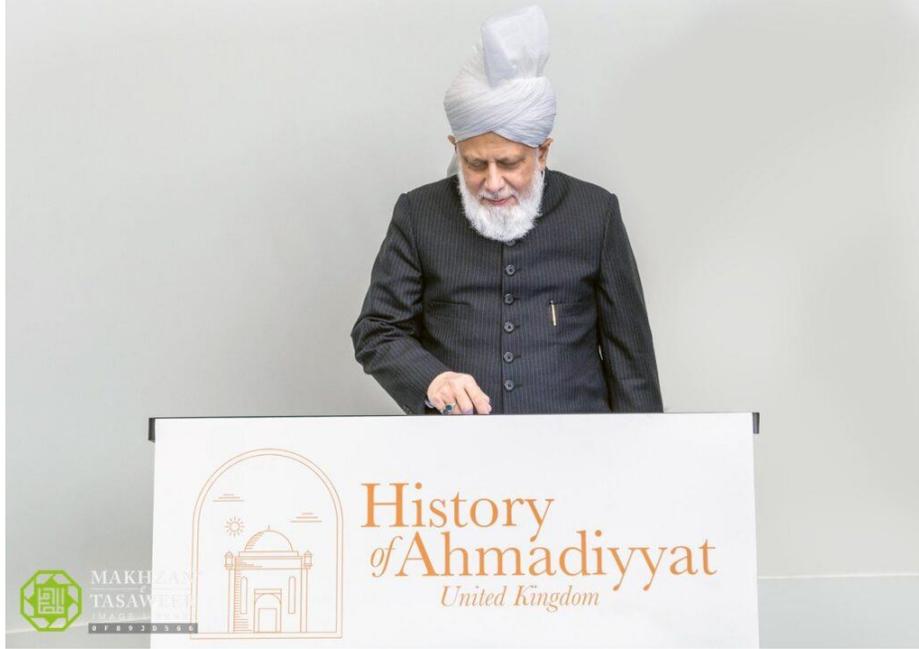
حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک میں شعبہ تاریخ احمدیت (یوکے) کی ویب سائٹ کا اِجرا فرمارہے ہیں۔

(اسلام آباد، 4؍نومبر 2022) امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ الودود بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے فوراً بعد جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ پر مبنی ویب سائیٹ history.ahmadiyya.uk کا اِجرا فرمایا اور دعا کروائی۔ اس موقع پر راحیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ (شعبہ تاریخ احمدیت، یوکے) بھی حضورِ انور کے پہلو میں حاضر تھے۔

اپنے خطبہ جمعہ میں اس ویب سائیٹ کا تعارف بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ یوکے کی جماعت نے نئی ویب سائٹ بھی شروع کی ہے جو یوکے میں تاریخ احمدیت کے بارہ میں ہے۔ یہ تاریخ کا، تدوین کا کام تو کئی سالوں سے ہو رہا تھا۔ جو ویب سائٹ تیار کی گئی ہے اس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مغرب میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی کاوشوں پر تحقیقاتی مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔ یوکے کی تاریخ کا آغاز 1913ء میں سمجھا جاتا ہے جب چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ یہاں آئے تھے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پیغام یوکے اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آپؑ کے دعویٰ مجددیت کے ساتھ ہی پہنچ گیا تھا۔ جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بغرضِ اتمام حجت ایک خط اور انگریزی اشتہار جس کی آٹھ ہزار کاپیاں چھپوا کر ہندوستان اور انگلستان میں موجود مشہور اور معزز پادری صاحبان نیز مختلف سوسائٹیز اور مذاہب کے لیڈران تک جہاں جہاں اس زمانے میں اس پیغام کا پہنچنا ممکن تھا بھجوایا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ یوکے میں Charles Bradlaugh کے نام سے ایک پولیٹیشن (Politician) جو ایک دہریہ تھا اس کو آپؑ کی دعوت 1885ء میں موصول ہوئی تھی۔ اس کا ذکر یہاں کے ایک اخبار Cork Constitution نے اپنی 08؍جون 1885ء کے شمارے میں کیا تھا۔ اسی طرح The Theosophical Society کے ایک بانی Henry Steel Olcott کو بھی یہ دعوت 1886ء میں موصول ہوئی تھی۔ جس کا ذکر اس نے اپنے اخبار The Theosophist کے ستمبر 1886ء کے شمارے میں کیا تھا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اس ویب سائٹ پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دورِ مبارک پر ایک Timeline تیار کی گئی ہے جس میں مغرب میں پیغام حق پر مبنی حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز Pioneer Missionaries کے نام سے ایک اور Timeline تیار کی گئی ہے جس میں اولین مبلغین سلسلہ جس میں صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ شامل ہیں ان کا تعارف اور یوکے میں ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پادری پگٹ کے حوالہ سے پیشگوئی پر ایک مفصل تحقیق تمام حوالوں کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اسی طرح تاریخ پر مبنی مزید تحقیقی مضامین شائع کیے جو نوجوان نسل پر اس بات کو واضح کریں گے کہ ان کا اور کے آباء کا ان ممالک میں آنے کا اصل مقصد کیا تھا۔ اس ویب سائٹ کا ایڈریس history.ahmadiyya.uk ہے تو یہ بھی آج سے شروع ہوگی۔ ویسے تو شروع ہے لیکن باقاعدہ رسمی افتتاح بھی آج یہ کروانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ہمارے اپنوں کے لیے بھی اور غیروں کے لیے بھی فائدہ مند ہو۔ مکرم راحیل احمد صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ جماعت احمدیہ یوکے نے نمائندہ الفضل انٹرنیشنل کو بتایا کہ احمدیت کی یوکے میں تاریخ کی تدوین پر کام کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے زمانہ میں شروع ہو چکا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے احمدیہ صد سالہ جوبلی 1989ء کی تیاری کے منصوبہ میں جماعت احمدیہ کی مختلف ممالک میں تاریخ کو جمع کر کے شائع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔

فروری 1986ء میں وکیل التبشیر محترم نواب منصور احمد خان صاحب کی جانب سے یوکے مشن کو خط موصول ہوا جس میں حضورِ انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں فوراً اس کام کے آغاز کا کہا گیا۔ اس ضمن میں ایک تاریخ کمیٹی تشکیل دی گئی اور یوکے جماعت کی تاریخ کی تدوین کا کام بھی یوں شروع ہوا۔ اس وقت حسب ارشاد، موجودہ مواد اور ریکارڈ کے مطابق ایک مسودہ تیار کر کے وکالت تبشیر ربوہ کو بھجوایا گیا۔

تاریخ کا یہ کام چلتا رہا اور وقت کے ساتھ ساتھ مختلف لوگوں کو اس پروجیکٹ پر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس تمام کام کا کتابی صورت میں منظرِ عام پر آنا ابھی باقی ہے۔ گزشتہ تین سے چار سالوں میں اس کام میں ایک غیر معمولی تیزی آئی جب اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ تاریخ یوکے کا آغاز حضرت مسیح موعودؑ کے دور سے کیا جائے اور آپؑ کے دور میں مغرب میں تکمیل اشاعتِ ہدایت کی کاوشوں پر مفصل تحقیق کی جائے۔

یوکے جماعت کی تاریخ کی پہلی جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دورِ مبارک پر مشتمل ہے جس میں آپؑ کے مغربی ممالک میں ارسال کردہ دعوتِ اسلام کے خطوط کو شامل کیا گیا ہے جو آپؑ نے تبلیغِ اسلام کے لیے لکھے تھے۔ اسی طرح ان خطوط پر ہونے والے تبصرے، آپؑ کے عیسائی پادریوں کے ساتھ مباحثے اور ان کے حضورؑ کے بارہ میں تاثرات، آپؑ کا ڈووی اور پگٹ کو دعوت مباہلہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا برطانیہ کے پریس میں تذکرہ، مغربی ممالک سے کثرت سے لوگوں کی قادیان آمد اور بعض دیگر مضامین اس جلد میں شامل ہیں۔ یہ جلد وکالت تصنیف بھجوادی گئی ہے اور ان شاء اللہ جلد شائع ہو جائے گی۔ اسی طرح دورِ حاضر کے جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ شعبہ تاریخ کی ایک ویب سائٹ تیار کی جائے جس میں درج بالا عناوین کو مضامین کی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ ہماری نوجوان نسل بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور اپنی تاریخ سے زیادہ سے زیادہ واقف ہو۔ چنانچہ اس امر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ویب سائٹ تیار کی گئی۔ مکرم امیر صاحب یوکے نے اس کی تکمیل پر ایک دفتری ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں اسے پیش کیا۔ حضورِ انور نے اسے ملاحظہ فرمایا نیز امیر صاحب کی درخواست پر ازراہ شفقت اس کے افتتاح کی منظوری عنایت فرمائی۔ ویب سائٹ تیاری اور development میں مکرم آصف جاوید صاحب اور مکرم لبیب احمد صاحب نے ہماری خصوصی معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ اس ویب سائٹ پر فی الحال چوبیس تحقیقی مضامین شائع کیے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

سب سے اہم اور جدید تحقیق جو شعبہ تاریخ نے کی ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کی پادری پگٹ کے بارہ میں پیشگوئی اور اس پر کیے جانے والے اعتراضات سے متعلق ہے۔ یہ مفصل تحقیقی مضمون بھی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس ویب سائٹ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

https://www.alfazl.com/2022/11/04/57972/

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں ادارہ النور، امریکہ، شعبہ تاریخ احمدیت (برطانیہ) کی ویب سائیٹ کے اجراء پر مبارکباد پیش کرتا ہے نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ویب سائیٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

☆

مسجد فتحِ عظیم کے افتتاح کے موقع پر پروفیسر ڈاکٹر کترینہ لینٹوس سویٹ کا استقبالیہ سے خطاب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور الیگزینڈر ڈوئی کے درمیان دعائیہ جنگ اور پاکستان میں احمدی مسلمانوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

ڈاکٹر کترینہ لینٹوس سویٹ جے ڈی، پی ایچ ڈی، ٹفٹس یونیورسٹی کی پروفیسر اور ٹام لینٹوس فاؤنڈیشن برائے حقوقِ انسانی و انصاف اور بین الاقوامی مذہبی آزادی سے متعلق امریکی کمیشن کی سابق چیئرپرسن نے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلیدی خطاب سے قبل یکم اکتوبر 2022ء کو فتحِ عظیم مسجد، زائن الّنائے کے افتتاحی استقبالیہ سے خطاب کیا۔ یہاں ہم ان کی تقریر کے متن کا اردو مفہوم پیش کرتے ہیں۔
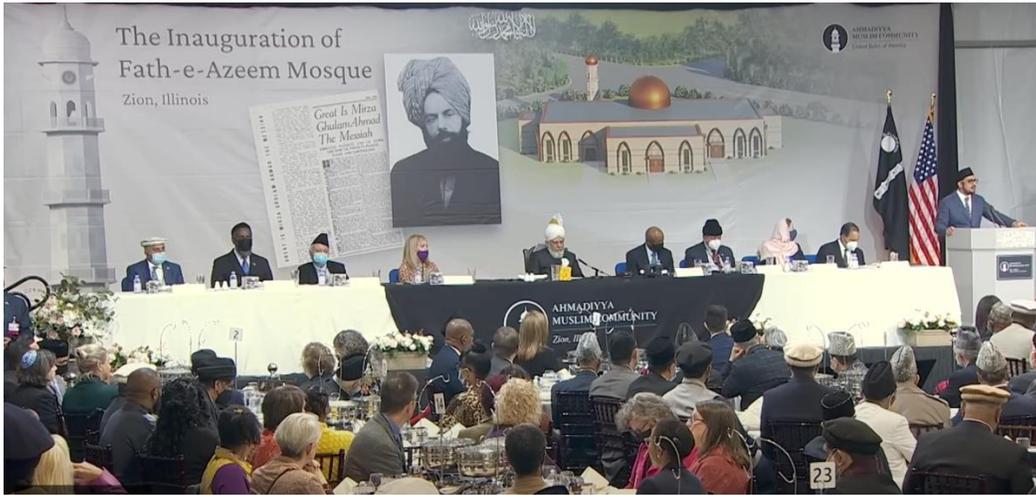
شام بخیر

مجھ سے پہلے کے دیگر معزز مقررین کی طرح، جنہوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ آج رات آپ کے ساتھ ہونے پر کتنا فخر اور خوشی محسوس کرتے ہیں، میں بھی یہ کہنا چاہوں گی کہ اس غیر معمولی جشن کے لئے یہاں آنا کتنا بڑا اعزاز اور خوش قسمتی ہے۔

مجھے کئی سالوں سے احمدیہ جماعت کو جاننے کا غیر معمولی موقع ملا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ جب بھی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہوں، میری روح بلندیوں کو چھو رہی ہوتی ہے۔ میں کسی مذہبی جماعت کو نہیں جانتی جسے میں نے مشاہدہ کیا ہو اور جو اپنی مذہبی تعلیمات کے بلند وبانگ دعوے کرتے ہوں اور ان پر روز بروز کی زندگی میں کماحقہ عمل کرتے ہوں، جو اعلیٰ نظریات اور اصولوں کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہوں۔ ان نظریات کے لئے جو زندگی کی بنیاد ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہم میں سے جو لوگ اس کمرے میں ہیں وہ اس جذبے کے حامل ہیں۔ یقیناً عزم خدا کی طرف سے ودیعت کیا جاتا ہے، لیکن یہ عزم واقعی آپ کے غیر معمولی رہنما، تقدس مآب کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔ میں بہت خوش قسمت، فیض یاب اور خاص اعزاز محسوس کرتی ہوں کہ میں آج آپ سب کے ساتھ یہاں موجود ہوں۔

جب میرے دوست امجد – جو واقعی ایک اعلیٰ پائے کے انسان ہیں اور آپ سب کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اس جماعت کے غیر معمولی کارکن ہیں۔ انہوں نے پہلی بار مجھے

یہاں ہونے والی دعائیہ لڑائی [یعنی مباہلے] کی کہانی سنائی یا جو واقعہ یہاں زائن الّنائے میں رونما ہوا تو میں اسے سن کر ہکی بکی رہ گئی، کہنے کو الفاظ نہ تھے۔ مجھے لگا کہ یہ اصل میں ایک ہالی ووڈ فلم کی کہانی ہے اور ذاتی طور پر مجھے امید ہے کہ یہ ایک فلم ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ایک ناقابلِ یقین کہانی ہے۔ سب سے پہلے آپ کہتے ہیں، انتظار کریں کہ کیا واقعی ایسا ہوا؟ میں نے اس کہانی کو بہت دلچسپ پایا۔ یہ واقعہ جدید آلات جیسے سیل فون اور کمپیوٹرز وغیرہ کی ایجاد سے بہت پہلے ظہور میں آیا۔ دعا کے ذریعے اس جنگ نے کس تیزی کے ساتھ دنیا میں تہلکہ مچا دیا، یہ واقعی دنیا میں حادثاتی طور پر ایک معجزہ رونما ہوا تھا، لیکن جس چیز نے اسے ہالی ووڈ کی کسی بھی کہانی سے کہیں زیادہ اہم بنا دیا وہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعی ایک ایسا لمحہ تھا جب معاشرے میں انسانیت کے خدا کے دو بہت ہی دو مختلف نظارے منظر عام پر آئے۔ جان الیگزینڈر ڈووئی کا ایک نظریہ سادہ الفاظ میں نفرت، تعصب اور تقسیم پر مبنی تھا۔ جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد کا دوسرا نظریہ احترام، ایمان اور رواداری اور ایک قسم کی سلامتی کا تھا جو کسی ایسے شخص کی طرف سے آیا تھا جو حتمی نتائج کو خدا پر چھوڑنے کے لئے تیار تھا۔ یقیناً ہم جانتے ہیں کہ اس غیر معمولی دعائیہ معرکے میں کس نے کامیابی حاصل کی۔ درحقیقت یہ خوبصورت مسجد جس کا افتتاح اب اس ہفتے کے آخر میں کیا جا رہا ہے، دراصل فتحِ عظیم مسجد کہلاتی ہے، جس کا مطلب ایک عظیم فتح ہے، کیونکہ اس دعا میں فتح احمدیوں کو حاصل ہوئی، جی ہاں، احمدیہ جماعت کے پہلے بانی اور رہنما کو، لیکن مجھے یوں لگتا ہے کہ اصل میں فتح انسانیت کو ملی کیونکہ یہ عزت و احترام کی ایک فتح تھی۔ محبت اور رواداری کی فتح۔ یہ تمام خوبیاں اس حیرت انگیز جماعت کا خاصہ ہیں۔

آپ جان جائیں گے جو میں نے اس بارے میں سوچا۔ انجیل کی ایک بہت ہی خاص کہانی میرے ذہن میں آئی۔ یہ یعقوب کے بیٹوں میں سے یوسفؑ کی کہانی ہے۔ اس کے پاس خدا داد صلاحیت تھی کیونکہ اس کا نظریہ خاص تھا کیونکہ خدا کے اس پر بہت احسان تھے۔ وہ اپنے بہت سے بھائیوں کے حسد کا نشانہ بنایا گیا۔ شاید اس کمرے میں اس کے بارے میں آپ جانتے ہوں گے۔ میں جانتی ہوں کہ یہاں کچھ یہودی رہنما موجود ہیں، لہٰذا میں امید کرتی ہوں کہ کم و بیش کہانی کو صحیح بیان کروں۔ اس کے بھائیوں نے اسے بیچ کر غلام بنا دیا تھا۔ وہ امید کی ایک کرن کے انتظار میں تھا جس کا بہت ہی کم امکان تھا۔ بہت سنگین حالات تھے لیکن یوسفؑ بہت غیر معمولی انسان تھا۔ وہ سب سے پہلے مصر کے ایک مشہور، اہم اور طاقتور رہنما پوتیفر کے گھر کا مالک بن گیا۔ لیکن پھر حالات نے پلٹا کھایا۔ اس پر جھوٹا الزام لگا کر جیل میں ڈال دیا گیا جس میں اس کا اپنا کوئی قصور نہ تھا۔ لہٰذا اس کی یہ زندگی ایک محبوب اور شاید پسندیدہ بیٹے ہونے اور غلامی میں فروخت ہونے کے درمیان آگے پیچھے گھومتی ہے، پھر نمایاں طور پر اسے شہرت ملی۔ دوبارہ جھوٹا الزام لگا کر اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالا گیا۔ لیکن یوسفؑ نے ان تمام مصائب کے باوجود اپنے ایمان کو قائم رکھا۔ وہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنی خوبیوں پر قائم رہا۔ ایک بار پھر اس کے لئے عظیم اور غیر معمولی طاقت کے عہدے پر پہنچنے کا دروازہ کھولا گیا۔ اس نے فرعون کے خوابوں کی تعبیریں بیان کی جو اور کوئی نہ سمجھ سکتا تھا، مصر کے تمام جادوگر اور دیگر عقلمند اس معاملے میں ناکام ہو چکے تھے۔ اس نے خدا سے دعا کی اور اسے خوابوں کی تعبیریں سمجھ آگئیں۔ وہ فرعون کے بعد مصر کا سب سے طاقتور شخص بن گیا۔ جیسا کہ آپ کہانی کو یاد کریں گے سات سال کی خوشحالی کے بعد، سات سال کا قحط آیا۔ یوسفؑ کا خاندان اسے طویل عرصے میں کنعان شہر میں چھوڑ کر بھول چکا تھا۔ وہ کچھ رزق حاصل کرنے کے لئے مصر کی طرف مایوسی کی حالت میں آئے کیونکہ یوں ان کی بھوک ختم ہو سکتی تھی۔ یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا لیکن انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ آخر کار خدا نے ان مشکل حالات میں اس کو اپنے خاندان کو بچانے کا ذریعہ بنایا۔ انہوں نے ان لوگوں کو جنہوں نے اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا تھا معاف کر دیا۔ ایسے ہی جذبہ کے ساتھ جس طرح آج ہم جماعت احمدیہ میں دیکھتے ہیں۔ اس کے بھائی جنہوں نے اسے دھوکہ دیا تھا، وہ سکتے میں آگئے۔ اس نے ان سے بہت اعلیٰ اور خوبصورت بات کہی۔ اس نے ان کے اعمال کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسے غلام بنانے کے لئے فروخت کیا۔ انہوں نے اس کے لئے برائی چاہی لیکن خدا نے اسے بھلائی میں بدل دیا۔ جب میں اس خوبصورت مسجد کو دیکھتی ہوں تو میں اس کے بارے میں سوچتی ہوں۔ اب اسی جگہ زائن، الّنائے میں یہ تعمیر کی گئی ہے، جہاں دعا کا مقابلہ دنیا کے سامنے ظاہر ہوا۔ جان ڈووئی نے برائی چاہی لیکن خدا نے اچھائی کا بول بالا کیا۔ یہ عظیم فتح احمدی لوگوں کے حصے میں آئی۔

ہم آج رات یہاں ایک پر امن جگہ میں حیرت انگیز دوستوں کے ساتھ ایک خوبصورت ترتیب میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم ایک مزیدار کھانے سے لطف اندوز ہوں گے، دوستوں کی رفاقت ہوگی۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ہم اس شام کو دنیا کے کسی دوسرے حصے پاکستان میں ایک احمدیہ جماعت کو یاد کیے بغیر گزار سکتے ہیں۔ جماعت کے وہ لوگ جنہیں روزانہ ناقابل تصوّر ظلم و ستم، نفرت اور تشدّد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ خود کو ایک ایسی حکومت کے سامنے تنہا پاتے ہیں جو ان کی حفاظت کرنے سے انکار کرتی ہے۔ پولیس

ان کا دفاع کرنے سے انکاری ہے۔ مذہبی رہنما اپنے پیروکاروں کو ان پر حملہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ گزشتہ چند دنوں میں، ایک اور پیارے دوست جو واقعی اس جماعت کے اندر ایک بھائی کی طرح ہیں، مجھے جماعت احمدیہ کے خلاف حال ہی میں ایک اشتعال انگیزی کا بتایا ہے جہاں انہیں اس کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس جماعت کی حاملہ خواتین کو دھمکی دی جارہی ہے کہ وہ احمدی بچوں کی پرورش اور انہیں دنیا میں لانے سے باز آجائیں۔ یہ خوفناک جرائم ہیں۔ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہیں۔ یہ ان تمام چیزوں کی خلاف ورزیاں ہیں جو ایک مہذّب اور اچھے معاشرے میں نہیں ہوتیں۔ لیکن میرے خیال میں یہ بات بہت اہم ہے کہ یہ جماعت اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہم ان کی مذہبی جماعت میں شامل نہیں لیکن ان کی اس مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

آپ جان جائیں گے کہ میں نے حال ہی میں برطانیہ کے بارے میں ایک بہت معیاری کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں اور اس عرصے کے دوران میں جب یورپ کا بیشتر حصہ نازی فوج اور ان کی جنگی قوت کے قبضے میں چلا گیا تھا۔ اس فوج کشی نے پورے یورپ کا احاطہ کر رکھا تھا اور برطانیہ واقعی تنہا ہو گیا تھا۔ لیکن آپ جانتے تھے کہ وہ اس طاقت کے خلاف ہمیشہ کے لئے تنہا کھڑا نہیں رہ سکتا۔ ونسٹن چرچل، اس وقت برطانیہ کا وزیر اعظم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سب کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ آیا امریکہ، وہ ملک جس میں ہم آج رہتے ہیں، آزادی کی یہ سرزمین جہاں ہم آزادی کی بہت سی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس کی مدد کے لئے آئے گا یا برطانیہ اس زبردست جنگجو کی طاقت سے لڑنے کے لئے تنہا رہ جائے گا؟ امریکی صدر روزویلٹ اس جنگ میں حصہ لینے کی ضرورت کو پوری طرح سمجھتے تھے لیکن وہ محسوس کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس واقعی اس طرح کی آزادی نہیں۔ وہ خیال کرتے تھے کہ اس وقت امریکہ کو کچھ کرنا چاہئے۔ انہوں نے اپنے قریب ترین قابل اعتماد مشیر ہیری ہاپکنز کو چرچل سے ملنے کے لئے انگلینڈ کا دورہ کرنے کے لئے بھیجا۔ کیا انگریزوں کے پاس عزم ہے۔ ان کی پشت مضبوط ہے ان کے پاس اس وقت تک جنگ جاری رکھنے کے اتنے ذرائع ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طاقت ان کے لئے جنگ میں مددگار بنے؟ چرچل جانتا تھا کیا کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔ لہٰذا، اس نے ہاپکنز کو وہ سب کچھ دکھایا جو اس کے پاس فوجی طاقت میں تھا۔ برطانیہ کو رات کی بمباری سے جو تباہی کا سامنا کرنا پڑا وہ اسے دکھایا۔ نازی خطروں کا جو لوگ مقابلہ کر رہے تھے ان کے عزم اور ہمت کی کوششیں بتائیں۔ آخر کار، وہ آخری رات آئی جب ہاپکنز صدر روزویلٹ کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ واپس چلا جائے گا۔ وہ سب آخری رات کے کھانے کے لئے جمع ہوئے تھے، فضا میں ایک قسم کا تناؤ تھا کیونکہ برطانیہ والے جانتے تھے کہ وہ امریکی صدر کو کیا رپورٹ فراہم کرے گا۔ ہاپکنز نے کھڑے ہو کر اپنا گلا صاف کیا اور کہا، ''میرا خیال ہے کہ آپ سب سوچ رہے ہیں کہ جب میں گھر واپس جاؤں گا تو میں صدر روزویلٹ کو کیا بتاؤں گا۔'' کمرے میں سکوت طاری تھا کیونکہ واقعی اس نے ان کے ذہنوں کو پڑھا تھا جو بالکل وہی ہے جو وہ سوچ رہے تھے۔ اس نے کہا ''میں تمہیں صحیفوں کی ایک کتاب سے جواب دوں گا۔'' اس کے بعد اس نے پرانے عہد نامے میں سے روت کی کتاب کا حوالہ دیا اور کہا:

''جہاں تو جائے گی، میں جاؤں گی۔ اور جہاں تو رہے گی میں رہوں گی۔ تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہو گا۔''

پھر اس نے یہ الفاظ شامل کیے: ''یہاں تک کہ آخر تک'' مورخین نے اطلاع دی کہ چرچل رو دیا تھا کیونکہ اس کے لئے یہ بہت بڑی خوشی کی بات تھی لیکن اس کو یقین دہانی کا احساس تھا کہ وہ اکیلا نہیں۔ میں اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے یہ کہنا چاہوں گی کیونکہ واقعی اور صحیح معنوں میں مجھے لگتا ہے کہ ہم سب بھائی اور بہنیں ہیں۔ ہم میں سے جو لوگ آپ کی جماعت سے محبت کرتے ہیں اور ان کی تعریف کرتے ہیں وہ آپ کی زندگی کی اچھائی کو جانتے ہیں۔ آپ کی تعلیمات نیکی اور شرافت ہے کہ آپ پاکستان میں اپنے بھائیوں کے مصائب سے واقف ہیں۔ ہم تم سے کہنا چاہتے ہیں کہ جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا اور جہاں تو ٹھہرے گا میں ٹھہروں گا۔ ہم آپ کے ساتھ آخر تک کھڑے رہیں گے۔ ہم تم سے محبت کرتے ہیں۔ ہمیں اس شاندار جشن کے لئے یہاں آنے کا اعزاز ملا ہے اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس تقریب کا حصہ بنایا۔ شکریہ۔ (اردو ترجمہ۔ ڈاکٹر محمود احمد ناگی، کولمبس اوہائیو)

/https://www.alislam.org/video/fath-e-azeem-mosque-inaugural-session-zion-illinois

☆

دُعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء میں درج ذیل دعائیں کرنے تلقین فرمائی:

سورۃ الفاتحہ اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (سورۃ آل عمران:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے ربّ ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (سورۃ آل عمران:148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَاتَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔ کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ

زاہدہ رحمان

میرے نور العلی کی یہ تقدیر ہے
یہ خدا اور محمدؐ کی تصویر ہے
کوزہ گر کی محبت کی تعبیر ہے
ہر زمانے میں اس کی ہی تشہیر ہے
میرے روحِ رواں کی جو تدبیر ہے
ہر مسلماں کی شہ رگ پہ تحریر ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خود کو مولا کے ہم رنگ کرتے رہیں
آؤ یک جان یک روح بن کے رہیں
ہم محبت کے نغمات گاتے رہیں
دیں کی تبلیغ ہر آن کرتے رہیں
قلبِ مومن پہ ہر دم جو تحریر ہے
ہر مسلماں کی شہ رگ پہ تحریر ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لاکھ مسمار کر دو مساجد تو کیا
تم مناروں سے کلمہ مٹا دو تو کیا
چاند تاروں پہ پہرے بٹھا دو تو کیا
اس جہاں میں منادی کرا دو تو کیا
آسماں گیر نعرۂ تکبیر ہے
ہر مسلماں کی شہ رگ پہ تحریر ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مثل تسبیح کے دانے یک جان ہوں
نور فرقاں میں لپٹے ہم انسان ہوں
دیں کی رفعت کے سچے نگہبان ہوں
خوب مضبوط اب اپنے ایمان ہوں
دل کے گنبد پہ آویزاں تحریر ہے
ہر مسلماں کی شہ رگ پہ تحریر ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خوں فقیروں کا ہر دم بہاتے ہو تم
قومِ فرعوں سے آگے ہی جاتے ہو تم
روحِ اسلام یکسر بھلاتے ہو تم
ظلم کرتے ہو صبر آزماتے ہو تم
اپنا دستور الفت کی تعمیر ہے
ہر مسلماں کی شہ رگ پہ تحریر ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہم محمدؐ کی امت کے سالار ہیں
اور احمدؐ کے ہاتھوں کی تلوار ہیں
آنے والے زمانے کے معمار ہیں
اک خدا کی رضا کے طلب گار ہیں
نقشِ احمدؐ دل و جاں پہ تحریر ہے
ہر مسلماں کی شہ رگ پہ تحریر ہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆

سانحہ ہائے ارتحال

مکرم شیخ خورشید:

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم شیخ خورشید، 28 اکتوبر 2022ء کو بعمر 76 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات فینکس، ایریزونا میں ہوئی جہاں وہ اپنے بیٹے مکرم احمد سلمان شیخ کے پاس مقیم تھے۔ آپ مخلص احمدی تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گہری عقیدت رکھتے تھے۔ مرحوم نے خاص دلچسپی سے جرمنی اور امریکہ کی جماعتوں میں لنگر خانہ میں کھانا پکانے کی ڈیوٹی سرانجام دی اور کئی سال تک جلسہ سالانہ کینیڈا کے دوران ٹورنٹو میں لنگر خانہ نمبر 2 کے انچارج بھی رہے۔ مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے لیے 1970ء کے دورۂ جرمنی کے دوران کھانا پکانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ کو 1989ء میں صد سالہ جوبلی جشن تشکر کے موقع پر کلمہ طیبہ کا Badge لگانے کی وجہ سے کچھ دنوں کے لیے اسیر رہِ مولیٰ رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

آپ کے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شیخ داؤد خورشید ٹورانٹو میں پولیس کے محکمہ سے ہیں اور انہوں نے چند سال پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ کینیڈا کے دوران حفاظتِ خاص میں ڈیوٹی دینے کی سعادت پائی۔ مرحوم مکرم شیخ خورشید کے ایک بیٹے مکرم احمد سلمان شیخ، مربی سلسلہ ہیں اور فینکس اور لاس ویگس جماعت میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی بیٹی سسکاٹون ساؤتھ ویسٹ جماعت، کینیڈا میں بطور انچارج تعلیم القرآن خدمات کی توفیق پا رہی ہیں۔

مکرم سلیم عبد المہیمن:

مکرم سلیم عبد المہیمن ممبر جماعت ڈیلس، ٹیکساس بروز منگل 20 دسمبر 2022ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ و انّا الیہ راجعون۔

آپ 5 / اپریل 1953ء کو فلاڈلفیا، PA میں پیدا ہوئے۔ 1973ء کے اوائل میں مکرم بلال عبد السلام مرحوم نے ان کو احمدیت سے متعارف کروایا۔

1978ء میں آپ اپنے خاندان کے ساتھ یارک، PA منتقل ہو گئے اور یارک، ہیرس برگ کی جماعت قائم کرنے میں آپ نے بہت اہم کردار ادا کیا۔

کئی برس تک آپ مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ 1980ء کی دہائی میں آپ کو خدام الاحمدیہ کے نائب صدر، 1990ء کی دہائی میں یارک، ہیرس برگ جماعت کے صدر، اور تبلیغ سیکرٹری اور اور سنٹرل پنسلوینیا ریجن ناظم انصار کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو جلسہ سالانہ یو کے 2016ء کے موقع پر بین الاقوامی بیعت میں جماعت امریکہ کی نمائندگی کرنے کی سعادت بھی ملی۔ آپ نہایت عاجز اور پرہیزگار انسان تھے اور خلافت سے گہری محبت رکھتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم عبد الملک مہیمن، تین بیٹیاں مکرمہ سمیعہ لطیف، مکرمہ سعدیہ مہیمن اور مکرمہ صدیقہ اور اگلی نسل سے 7 بچے شامل ہیں۔

مرحوم کی نماز جنازہ 23 دسمبر 2022ء کو مسجد بیت الاکرام، ڈیلس میں ادا کی گئی اور اسی دن سہ پہر کو مقامی قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مکرمہ بشریٰ نسیم:

مکرم ساجد خان، اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی، کی والدہ مکرمہ بشریٰ نسیم 83 برس کی عمر میں انتقال کر گئیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ صحابیٔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مکرم چودھری اللہ بخشؓ اور مکرمہ معراج بیگم کے ہاں امرتسر، ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی مکرم محمد رفیق خان سے ہوئی۔ مرحومہ بہت مہربان، محبت کرنے والی اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ کو ٹاؤن شپ جماعت، لاہور میں پہلی مقامی صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اس وقت آپ Brampton Castlemore جماعت کینیڈا کی ممبر تھیں۔ آپ نے لواحقین میں پانچ بچے اور اگلی نسل سے

ماشاءاللہ 23 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ مریم بی بی بشارت: اہلیہ مکرم شیر علی خان بشارت وفات پاگئی ہیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک عرصہ سے نارتھ ورجینیا جماعت کی ممبر تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی: 4 جنوری 2023ء کو لمبیا، میری لینڈ میں خالقِ حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم 20 مئی 1940ء کو لاہور، پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ مکرم صوفی خدا بخش زیروی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بیعت کی تھی' کے بیٹے تھے۔ آپ نے دفتر وقفِ جدید، ربوہ میں بحیثیت ناظم مال خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقفِ جدید، ربوہ کے عہدے پر فائز تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے 1959ء میں تعلیم الاسلام ربوہ، کالج سے انڈر گریجوایٹ تک تعلیم حاصل کی۔ 1963ء میں کراچی یونیورسٹی سے کیمسٹری میں ایم۔ ایس سی کیا۔ 1968ء میں آپ نے ڈاکٹر چارلس ایچ جاربو کی لیبارٹری (لوئس وِل یونیورسٹی، لوئس وِل، کن ٹیکی) سے فارماکالوجی میں پی ایچ ڈی کی تعلیم مکمل کی۔ آپ کی شادی مفتیٔ سلسلہ 'مکرم ملک سیف الرحمٰن مرحوم کی بیٹی مکرمہ امۃ اللطیف زیروی سے ہوئی۔ مکرمہ امۃ اللطیف زیروی مکرم مجیب ملک اور مکرم اطہر ملک (ممبران نارتھ ورجینیا جماعت) کی بہن ہیں۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنی فیملی کے ساتھ 1978ء میں امریکہ آگئے۔ اللہ کے فضل سے آپ نے مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے مقامی جماعت میں خدمات کے علاوہ نیشنل سطح پر بطور سیکرٹری تعلیم، صدر احمدیہ مسلم سائنٹسٹس ایسوسی ایشن، جنرل سیکرٹری احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن، ممبر قضا بورڈ اور صدر مجلس انصار اللہ، امریکہ خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے چھ کتابیں تصنیف کیں۔

مکرمہ امۃ اللطیف زیروی 6 جنوری 2023ء کو کولمبیا، میری لینڈ میں وفات پاگئی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مکرمہ امۃ اللطیف مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب جن کا 4 جنوری 2023ء کو انتقال ہوا کی اہلیہ تھیں۔

6 جنوری 2023ء کو انہوں نے مسجد بیت الرحمٰن میں اپنے شوہر کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ گھر واپس آنے کے کچھ دیر بعد ہی انہیں دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

مرحومہ مفتی سلسلہ حضرت سیف الرحمٰن ملک صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ آپ نارتھ ورجینیا جمات کے ممبر مکرم مجیب ملک اور مکرم اطہر ملک کی بڑی بہن تھیں۔ مرحومہ جماعت کی ایک فعّال رکن تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

آپ کو کئی سال تک نارتھ نیوجرسی مجلس کی صدر لجنہ کے طور پر خدمات کے علاوہ مختلف حیثیتوں میں خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نے اسلام کے دفاع میں امریکہ کی مختلف اخبارات میں بہت سے خطوط لکھے جن میں سے بہت سے نیوز ویک، ٹائم میگزین اور اخبارات جیسے کہ سٹار لیجر اور دی ریکارڈ اِن نیوجرسی میں شائع ہوئے۔

مرحوم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی اور مرحومہ امۃ اللطیف زیروی کے لواحقین میں تین بیٹے، مکرم ناصر زیروی، مکرم ڈاکٹر منیب زیروی اور مکرم ڈاکٹر خالد زیروی اور ایک بیٹی مکرمہ ثمرہ زیروی اور اگلی نسل سے گیارہ بچے شامل ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے، آمین۔

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفۂ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفۂ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃُ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفۂ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعت ہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری			
یکم جنوری۔اتوار	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
7-8 جنوری، ہفتہ، اتوار	لوکل معاون تنظیمیں، ریویو2022ء، منصوبے 2023ء	لوکل، تنظیمیں	جماعت
8 جنوری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
8 جنوری، اتوار	جماعت کے مالی نظام کا ایک جائزہ، 3 بجے شام EDT	شعبہ مال	ویبینار(Webinar)
10-20 جنوری منگل تا جمعہ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
13-15 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈر شپ کانفرنس	ذیلی تنظیمیں / نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الاکرام ڈیلس
14 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
21 جنوری، ہفتہ	9واں قرآن اور سائنس سمپوزیم، امریکہ	AAMS	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
28 جنوری، ہفتہ	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو (Career Expo)	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / زوم میٹنگ
29 جنوری، اتوار	پبلک افیئرز سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
فروری			
1-10 فروری، بدھ تا جمعہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
4-5 فروری، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11-12 فروری، ہفتہ، اتوار	پریذیڈنٹس ریفریشر کورس	دفتر نیشنل جماعت جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 فروری، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19 فروری، جمعہ تا اتوار	مسرور انٹر نیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ	شعبہ کھیل	نیویارک
18 فروری، ہفتہ	جامعہ میں داخلہ کی تحریک اور حوصلہ افزائی	شعبہ وقفِ نَو	ورچوئل
20 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ تبلیغ، میڈیا، پبلک افیئرز ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
26 فروری، اتوار	یوم مصلح موعود	لوکل	جماعت
مارچ			
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	مجلس اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع	تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل
10-12 جمعہ تا اتوار	دوسرا ریفریشر کورس دارالقضاء امریکہ	شعبہ دارالقضاء	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10-20 مارچ، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
11 مارچ، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبنار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
11مارچ،ہفتہ	رشتہ ناتا پروگرام، ملاقات و تعارف	شعبہ رشتہ ناتا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12مارچ،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ(Mentoring)کانفرنس	تنظیم لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
18مارچ،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
18مارچ،ہفتہ	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	جماعت
19مارچ،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
23مارچ تا20 / اپریل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
26مارچ،اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل			
1-10 / اپریل، ہفتہ تا پیر	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
1-2 / اپریل، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 / اپریل، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
21 اپریل	عید الفطر	لوکل	جماعت
28-30 اپریل، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی			
6-7 مئی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و ذیلی تنظیمیں	جماعت
6 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
13 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
13-14 مئی، ہفتہ تا اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
14 مئی، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18-21 مئی، جمعرات تا اتوار	دورہ جامعہ کینیڈا، والدین اطفال و خدام	شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / کینیڈا
19-21 مئی، جمعہ تا اتوار	ریجنل اجتماعات اطفال و خدام	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل / ریجنل
20 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
20-21 مئی، ہفتہ، اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
28 مئی، اتوار	یوم خلافت	لوکل	جماعت
29 مئی، پیر	میموریل ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون			
1-10 جون، جمعرات تا ہفتہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4 جون، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10 جون، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	نیشنل شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
11 جون، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-18 جون، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	نیشنل شعبہ تربیت	لوکل جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
18 جون، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-19 جون، پیر تا جمعرات	وقفِ نو نیشنل موسم گرما کا کیمپ	شعبہ وقفِ نو	مسجد ساؤتھ ورجینیا
25-23 جون، جمعہ تا اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل اجتماع	تنظیم نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
24 جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
28 جون، بدھ	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
30 جون تا 9 جولائی، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
جولائی			
2-1 جولائی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 جولائی، منگل	یوم آزادی		وفاقی تعطیل
14-8 جولائی، ہفتہ تا جمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9-8 جولائی، ہفتہ، اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
9 جولائی، اتوار	طاہر اکیڈیمی گریجوایشن	شعبہ تربیت	مقامی مساجد
9 جولائی، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
16-14 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	ہیرس برگ، پنسلوینیا
23-22 جولائی، ہفتہ، اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
30-28 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے	یوکے	یوکے
29 جولائی، ہفتہ	نیشنل لجنہ ورچوئل مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	ورچوئل
اگست			
10-1 / اگست، منگل تا جمعرات	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-5 / اگست، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13-12 / اگست، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ	شعبہ تربیت	لوکل جماعت
13 / اگست، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
22-17 / اگست، جمعرات تا منگل	نیشنل تربیت کیمپ (بعمر 15 تا 18 سال)	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
19 / اگست، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
27-25 / اگست، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اجتماع	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
26 / اگست، جمعہ تا اتوار	طاہر اکیڈیمی سالانہ کانفرنس	شعبہ تربیت	بالٹی مور مسجد
ستمبر			
3-2 ستمبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4-2 ستمبر، ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
10-9 ستمبر، ہفتہ، اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
10 ستمبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
16 ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
16 ستمبر،ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
17 ستمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 ستمبر،جمعہ تااتوار	خدام الاحمدیہ مجلس شوریٰ	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
اکتوبر			
30 ستمبر تا یکم اکتوبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-10 اکتوبر، اتوار تا منگل	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-8/ اکتوبر، جمعہ تا اتوار	مجلس انصاراللہ شوریٰ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
7-8/ اکتوبر، ہفتہ، اتوار	اطفال ریلی	ریجنل مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجلس خدام الاحمدیہ
8/ اکتوبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
9/ اکتوبر، پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
14/ اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
14/ اکتوبر، ہفتہ	سالانہ تربیتی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-22/ اکتوبر، ہفتہ، اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-29/ اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اماءاللہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماءاللہ	اٹلانٹا، جارجیا
نومبر			
3-13 نومبر، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
4-5 نومبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
11 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/ ایسٹ کوسٹ ریجنز
12 نومبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18 نومبر، ہفتہ	نیشنل سالانہ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
18 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن/ ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
23-26 نومبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving)		وفاقی تعطیل
دسمبر			
1-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
2۔3 دسمبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس/ اطفال ریفریشر کورس	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
9 دسمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
10 دسمبر، شام، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17 دسمبر، شام، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 دسمبر، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
25 دسمبر، پیر	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل